الحق یعلو ولا یعلیٰ

مباحثہ

مابین اہل سنت والجماعت واہل تشیع اثنا عشریہ

المسمّٰی بہ

کلمۃ الحق

جو جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں چھ سات ہزار کے مجمع میں نہایت کامیابی

اور خوبی کیساتھ ہوا

مناظر اہلسنت والجماعت

فاضل اجل مولانا المکرم مولوی حافظ روشن علی صاحب

مناظر اہل تشیع صاحبان

جناب سید غلام علی شاہ صاحب

جسے

خاکسار محمد فخرالدین احمدی ملتانی مہتمم کتب خانہ بیت القرآن

دہلی دروازہ لاہور نے چھپوایا

بار دوم

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

قیمت ۴ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انٹروڈکشن

اگرچہ آجکل ایسا موقعہ تو نہیں کہ اہل اسلام کے اندرونی فرقے اختلافات مسائل پر مباحثات وغیرہ کریں کیونکہ اس وقت اسلام پر ایک بیرونی دشمن یعنی آریہ سماج نہایت سختی سے حملہ آور ہو رہا ہے اس وقت موقعہ ہے کہ اسلام کے تمام فرقے متحد اور متفق ہو کر اور کچھ عرصہ کیلئے اختلافی مسائل کو ملتوی رکھ کر بیرونی دشمن کے مقابلہ کیلئے سینہ سپر ہو جائیں تاہم جس طریق سے یہ مباحثہ امن اور آشتی اور خوشی سے ہوا ہے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ سات آٹھ ہزار کا مجمع اور دو دن مباحثہ کا لگاتار ہوتے رہنا۔ اور کسی قسم کے فساد یا اختلاف اور تنازعہ کا واقعہ نہ ہونا بہت ہی قابل تقلید نمونہ ہے۔

جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب کا ایک مشہور و معروف صنعتی قصبہ ہے۔ عرصہ سے اہل سنت والجماعت و اہل تشیع صاحبان میں اختلافی مسائل میں چھیڑ چھاڑ چلی آتی تھی۔ چونکہ ہر دو فریق کی غرض احقاق حق تھی اسلئے مشورہ باہمی سے ہر دو فریق اس امر پر آمادہ ہوئے کہ دونوں فریق اپنے اپنے علماء بلوا کر متنازعہ فیہ امور پر مناظرہ کرالیں تاکہ روز روز کی خلش اور چھیڑ چھاڑ کا خاتمہ ہو۔ مگر اس بحث و ابحاث وغیرہ کا خاتمہ ہونا تو قریباً ناممکن ہے کیونکہ تیرہ سو سال سے متواتر یہ چلی آئی ہے۔ خدا جسکو چاہتا ہے بصیرت و ہدایت عطا فرماتا ہے۔ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تاہم فیصلہ کی یہ ایک راہ تھی جو فریقین نے اختیار کی۔

چونکہ احمدی جماعت بھی اہل سنت والجماعت اعتقاد کی ہمرنگ ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں یہ جماعت اسلام کی حفاظت اور تبلیغ کے میدان کی سپاہی ہے۔ اسلئے جلالپور جٹاں کے اہل سنت والجماعت صاحبان نے قادیان سے احمدی علماء کرام کو بلوایا اس بلاوے پر مکرم و معظم فاضل اجل عارف فطرت شیر علی صاحب مولوی فاضل مولوی جلال الدین صاحب شمس سیکھوانی اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل زیر امارت فاضل اجل مولوی سید سرور شاہ صاحب تشریف لیگئے جلالپور جٹاں کے اہل سنت والجماعت اصحاب نے اس موقعہ پر نہایت دور اندیشی سے کام لیا محض اسلام اور حق کی تائید و حمایت کیخاطر انہوں نے اختلافی مسائل بالائے طاق رکھکر مشترک غرض اور مقصد کیخاطر اتحاد کا بہترین نمونہ دکھایا اور آخر کار اس کا پھل بھی پا لیا جیسا کہ مناظرہ کے مطالعہ سے ناظرین پر واضح ہو جائیگا۔

اس مباحثہ کے مطالعہ کیوقت ناظرین یہ ضرور مد نظر رکھیں کہ شرائط کے مطابق جس فریق نے اپنے پرچوں کو لکھا ہے وہی فریق کامیاب ہوا اسلئے اولین شرائط کو اچھی طرح مطالعہ کرلیں۔

مناظرہ کے پرچوں کی تیاری میں ہر دو فریق نے جس محنت اور جانفشانی سے کام لیا وہ قابل تعریف ہے ہر دو فریق نہایت خوش اسلوبی سے اپنے اپنے مقررہ اوقات میں پرچے لکھتے پڑھتے رہے البتہ آخری پرچہ کے سنانے کیوقت جو شیعہ صاحبان کا پرچہ تھا ایک خفیہ کارڈ شیعہ صاحبان کا پیر نجات میں بھیجا ہوا پریذیڈنٹ صاحب کو دیا گیا۔ جو ایک فساد کی سازش پر مشتمل سمجھا گیا اس کو پڑھ کر پولیس نے انتظام سے دست برداری کرلی اسواسطے پریذیڈنٹ کو مجبوراً جلسہ بند کرنا پڑا اور شیعہ صاحبان اپنا آخری پرچہ سنائے بغیر ہی مجلس مناظرہ سے چلے گئے ہمیں افسوس ہے کہ شیعوں کے اخبار ذوالفقار کے ایڈیٹر نے اپنی جبلی عادت سے مجبور ہو کر اہلسنت والجماعت کو کوستے ہوئے الزام دیا ہے کہ گویا اس پرچہ کو اہل سنت نے ہی رد کیا حالانکہ اس بندش کے ذمہ دار خود اہل تشیع حضرات ہیں وہ نہ ہی اس قسم کی مفسدانہ خط وکتابت کرتے اور نہ ہی یہ واقعہ پیش آتا۔ یا اگر ایسی حرکت کی تھی تو پھر بہت زیادہ احتیاط کرتے کہ کہیں وہ راز افشا نہ ہو پائے مگر یہ انکی اپنی غلطی ہے جسکا انکو خمیازہ بھگتنا پڑا ہے ہمارا اسمیں کیا قصور البتہ ہمیں بھی افسوس ہے کہ اہل تشیع حضرات کی اس غلطی کیوجہ سے اس پرچہ کے سننے سے پبلک محروم رہی ورنہ اسمیں حقیقت واضح ہو جاتا کہ شیعہ صاحبان نے کس طرح خلاف قواعد اور خلاف اصول مناظرہ اور نئی باتیں درج کردیں جسکا انکو کوئی حق نہ تھا۔ انکو صرف اتنا ہی حق تھا کہ وہ پہلے پرچوں میں آئے ہوئے امور تک ہی اپنے پرچہ کو محدود رکھتے مگر انہوں نے آخری پرچہ کی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھایا کیونکہ اس کے بعد فریق ثانی کے پاس اسکے جواب دینے کا کوئی موقعہ نہ تھا اور اصول مناظرہ کا یہ مسلمہ امر ہے کہ آخری پرچہ کا حق جو مدعی فریق کو دیا جاتا ہے اسکی صرف یہ غرض ہوتی ہے کہ فریق ثانی نے اسکے پیشکردہ دلائل پر کوئی ایسی جرح کی ہو جس سے دلیل کمزور ہوتی ہو اس جرح کا جواب آخر میں دیسکتے ہیں مگر ذیل میں ہم دکھاتے ہیں کہ شیعہ صاحبان نے کسقدر لا تعلق حصہ اور جدید حصہ اپنے اس آخری پرچہ میں درج کیا ہے چونکہ یہ مباحثہ چھپکر شائع ہوتا ہے اسلئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ مختصراً اس جدید حصہ کا جواب بھی دیدیا جائے تاکہ ناظرین کا مطالعہ نامکمل نہ رہے۔

مناظر اہل تشیع کے نئے اعتراضات کا مختصر جواب

سوال، بخاری میں لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ الجواب ! یہ صحیح ہے کہ آپؐ نے کھڑے

ہو کر پیشاب کیا لیکن کہاں جہاں گندگی کی وجہ سے بیٹھنا ممکن نہ تھا پورے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے پھینکنے کی جگہ آپہنچے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ کوڑے کرکٹ کا ڈھیر اتنا اونچا تھا کہ اس پر پیشاب کرنا ایسا ہی تھا جیسے بیٹھ کر کریں۔ دوم ضرورت کے وقت جواز ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا۔

(۲) رسول اللہ کا عائشہ سے بحالت حیض مجامعت کرنا لکھا ہے۔

جواب۔ یہ افترا شیعوں کا ہے یہ بخاری میں کہیں نہیں لکھا۔

(۳) خدا کا دوزخی ہونا بخاری میں لکھا ہے۔

جواب۔ یہ بھی شیعوں کا افترا ہے بخاری میں کہیں نہیں بلکہ لفظ قدم ہے جس کے معنے وہ جماعت دوزخیوں کی ہے جنکو دوزخ میں پہلے ڈالا جائیگا کیونکہ قدم کے معنے آگے پیش کرنے کی چیز ہے۔ اور رجل کے معنے بھی جماعت کے۔

(۴) رسول اللہ کا عائشہ کے ساتھ دوڑنا پھاندنا مشکوۃ میں لکھا ہے۔

جواب۔ صحیح ہے۔ کیا حرج ہے۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔

(۵) حضرت عمر کا اپنی بیٹی سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھنا خلاف حیا ہے۔

جواب۔ علمی مسئلہ کے متعلق دریافت کرنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور علم سے حیا مانع نہیں ہو سکتی

(۶) عائشہ کا عثمان کے قتل ہونے پر لعش تعزین کرنا۔

جواب۔ یہ شیعوں کا افترا ہے کیونکہ عائشہؓ بوقت شہادت حضرت عثمانؓ مدینہ میں نہ تھیں بلکہ مکہ میں تھیں اور جب انکو شہادت حضرت عثمان کی خبر پہنچی تو وہ خود ان کے خون کا بدلہ لینے والی ہوئیں جسکی وجہ سے جنگ جمل ہوا اہل سنت والجماعت کی کتب میں اس امر کی تردید ہے۔

(۷) حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلعم نے ڈانٹا۔

جواب۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ آنحضرت صلعم نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو ڈانٹ کر اٹھا دیا تھا۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ اختلاف طبیعت میں ہوا تھا۔ تو آپ نے انکو ڈانٹ کر اٹھا دیا۔

خاکسار محمد فخر الدین احمدی ملتانی 25/7/23

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شرائط مناظرہ تحریری مابین اہل سنت والجماعت و شیعہ اثنا عشریہ

واقعہ چلالپوچیاں ضلع گجرات پنجاب

بتاریخ ۲۵ و ۲۶ - فروری ۱۹۲۳ء

(۱) جلسہ بصدارت ایک ایسے معزز شخص کے ہوگا۔ کہ جسکو فریقین منتخب کریں گے اور وہ صدر فریقین سے شرائط نامہ ہذا کی پابندی کرائیگا۔ مگر فریقین کے مابین مسائل متنازعہ پر کسی قسم کا فیصلہ دینے کا مجاز نہیں ہوگا۔

(۲) مسائل متنازعہ پر لکھے ہوئے پرچے سنانے سے پہلے صدر جلسہ خود یا اُنکی اجازت سے کوئی دوسرا شخص حاضرین جلسہ پر واضح کر دیگا۔ کہ یہ جلسہ کوئی سیاسی و ملکی جلسہ نہیں بلکہ مسائل مذہبیہ کے تصفیہ کا جلسہ ہے۔ ایک طرف اہل سنت والجماعت ہیں اور دوسری طرف شیعہ اثنا عشریہ اہل سنت والجماعت کی طرف سے فلاں صاحب مناظر اور فلاں فلاں معاون ہوگا معاون پہلے نامزد کئے جا دیں گے اور وہ چار سے زیادہ نہیں ہونگے۔ ان کے سوا مناظر کے پاس کسی شخص کو بوقت تحریر پرچہ بیٹھنے کی اجازت نہ ہوگی ہو

(۳) ۲۵۔ تاریخ کو مناظر اہل سنت والجماعت تین باتوں کا ثبوت دیگا (۱) ایمان حضرات ثلاثہ یعنی حضرت ابوبکرؓ ابن قحافہ اور حضرت عمرؓ بن الخطاب اور حضرت عثمانؓ بن عفان کا (۲) خلافت حضرات ثلاثہ مذکورہ (۳) حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ تھے ہو اور شیعہ مناظر اُسی دن اس کی تردید کریگا۔ دوسرے دن مناظر شیعہ اثنا عشریہ تین

باتوں کا ثبوت دیگا (۱) حضرت علیؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل ونائب برحق تھے (۲) حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ایماندار نہ تھے (۳) نہ ہی مذکورہ حضرات ثلاثہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ یعنے نائب برحق تھے اور اسی دن مناظر اہل سنت والجماعت اس کی تردید کرے گا۔

(۴) مباحثہ بتاریخ ۲۵ و ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء ہوگا۔

(۵) مباحثہ تحریری ہوگا۔ پہلے دن پہلا مبحث اور دوسرے دن دوسرا مبحث اور ہر مبحث کیلئے پانچ پرچے ہونگے۔

(۶) تقسیم اوقات مندرجہ ذیل طریق پر ہوگی۔ پہلا پہلا پرچہ دو دو گھنٹہ کا ہوگا۔ باقی پرچے ایک ایک گھنٹے میں لکھے جاویں گے۔ پہلا اور آخری پرچہ مدعی کا ہوگا۔ پرچے اپنے اپنے مکان پر لکھے جائیں گے۔ ہر دو فریق کے پاس دوسرے فریق کیطرف سے ایک محافظ رہیگا جسکا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ آیا مناظر نے وقت مناظرہ میں پرچہ لکھا ہے یا پہلے کا لکھا ہوا تھا اگر پہلے کا لکھا ہوا ہوگا تو وہ قابل تسلیم نہیں ہوگا اور وقت مقررہ سے زیادہ وقت نہیں لینے دیگا۔ پرچہ کا وقت ختم ہونے پر مناظر اور محافظ کے دستخط سے فریق ثانی کو پرچہ پہنچا دیا جائیگا پرچہ پہنچانے اور فریق ثانی کے اس پرچہ کو پڑھنے کیلئے آدھ گھنٹہ وقت ہوگا۔ اس کے بعد کا وقت اس وقت میں شمار ہوگا۔ جو برائے تحریر پرچہ مقرر کیا گیا ہے۔ تمام پرچے لکھے جانے کے بعد پبلک کو جمع کر کے ترتیب وار سنائے جائیں گے اور پرچہ ایسا لکھا جانا چاہئے کہ دوسرے فریق کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ اور اگر کسی مناظر نے ایسا پرچہ لکھا جو پڑھا نہیں جاسکتا۔ تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائیگا۔

(۷) پرچہ ۲۴۔ فروری کو ۱۲ بجے دن سے لکھنا شروع کیا جائیگا۔ اور شرط نمبر ۶ کے مطابق کل وقت لکھنے کا ۸ گھنٹہ ہوگا۔ جو ۸ بجے شام کے ختم ہوگا۔ اور ۲۵۔ تاریخ کو ٹھیک دس بجے

صبح وہ پرچے سنانے شروع کئے جاویں گے۔ اور پرچے سنائے جانیکے ایک گھنٹہ بعد پرچہ لکھنے کا وقت شروع ہوجائیگا۔ اور اس وقت سے ۲½ گھنٹے لئے جائیں گے۔ اور اس دن کی تمام تحریریں شرط نمبر ۵ کے مطابق ہونگی۔ پھر ٹھیک ۲۷ کو دس بجے بترتیب پرچے سنانے شروع کئے جائینگے اگر کوئی فریق ان شرائط کے خلاف کریگا۔ تو وہ فریق مغلوب سمجھا جائیگا۔

(۸) ہر پرچہ کی تین نقلیں ہونگی۔ ایک نقل چھاپنے والے کو دیجاویگی۔ اور باقی دو فریقین کے پاس رہینگی۔ اور اُن سب پر مناظر و محافظ کے دستخط ہونگے۔

(۹) اثبات دعوے و دلائل قرآن کریم سے ہونگے۔ اور اُنکی تائید کیلئے ہر وہ بات پیش کیجاسکتی ہے۔ جو قرآن مجید کے مخالف نہ ہو۔

(۱۰) پرچہ سناتے وقت مناظر پبلک کو جس طریق پرچاہے گا سمجھائیگا۔ اور لوگوں کو اپنا مفہوم ذہن نشیں کرائے گا۔ مگر پرچہ میں لکھے ہوئے مضمون کے علاوہ کسی اور بات کے بیان کرنے کی اُسے اجازت نہ ہوگی۔ اور صدر جلسہ کو اختیار ہوگا کہ اُسے بیان کرنے سے روکدے۔ اور اس بات پر صدر جلسہ کو توجہ دلانے کیلئے مناظرین کو اختیار ہوگا۔

(۱۱) بوجہ معذوری مناظر اپنا پرچہ دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے۔ اور اگر سمجھانا مدنظر ہو تو خود مناظر کھڑا ہوکر سمجھا سکتا ہے۔

(۱۲) پرچہ لکھتے وقت فریقین تہذیب اور شرافت کو مدنظر رکھیں گے۔ اور کسی فریق کے مسلمہ بزرگ کو غیر مہذبانہ الفاظ سے یاد نہیں کریں گے۔

(۱۳) مناظرہ ختم ہونے پر فریقین کو اس کے چھاپنے کیلئے نصف نصف خرچ دینا ہوگا اور وہ تمام خرچ ایک مسلمہ فریقین شخص کو دیا جائیگا۔ جو اُن پرچوں کو بلاکم و کاست اور بغیر کسی حاشیہ و نوٹ چڑھانے کے شائع کریگا۔

(۱۴) چھپنے کی میعاد زیادہ سے زیادہ ایکماہ ہوگی۔ اور فریقین نصف نصف خرچ کا برابری

نوٹ لکھ کر مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ایکدوسرے کو دیدیں گے اور چھپنے پر کاپیاں فریقین
کو نصف نصف دی جائیگی۔ اور تمام پرچے چوہدری فضل احمد صاحب نائب تحصیلدار
ساکن جلال پور جٹاں کے سپرد کئے جاویں گے۔ اور اگر وہ چاہیں تو اپنے خرچ پر چھپوائیں۔ اگر
ایک مہینہ کے اندر انہوں نے نہ چھپوایا تو پھر فریقین حسب طریق مذکورہ چھپوائینگے۔

نقل دستخط

سید سیف علی شاہ شیعہ اثنا عشری بقلم خود

حبیب اللہ خاں دوکاندار جادول بقلم خود اہلسنت والجماعت

مندرجہ ذیل شرط مسودہ میں لکھی گئی تھی۔ اور فریق شیعہ نے منظور کی ہوئی تھی
مگر وہ نقل کرواتے ہوئے رہ گئی۔ میرے خیال میں اس کا لکھ دینا مناسب ہوگا
تاکہ آیندہ مناظرین کیلئے مفید ہو۔

(۱۵) جب مناظر پرچہ سنائیگا۔ اس کے حوالہ جات کے متعلق اگر فریق ثانی کو کوئی سوال
ہوگا اور تصحیح نقل طلب کریگا۔ تو سنانے والے کو اس کتاب میں سے اس کا دکھانا ضروری
ہوگا۔ جسمیں سے وہ حوالہ نقل کیا ہے۔ اور اگر نہیں دکھا سکیگا۔ تو اسی وقت پرچہ سے
اسے کاٹ دیا جائیگا۔ اور حاشیہ میں لکھ دیا جاوے گا۔ کہ یہ حوالہ غلط دیا گیا۔ اس
لئے کاٹ دیا گیا ہے۔ اور یہ نوٹ بدستخط صدر جلسہ و مناظر ہوگا۔ اور جس کٹی ہوئی
تحریر پر صرف مناظر کے دستخط ہوں گے۔ وہ مناظر کی پرچہ لکھتے وقت کی کٹی ہوئی تحریر
سمجھی جائے گی۔

دستخط
شمس مولوی فاضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دعوےٰ منجانب اہل سنت والجماعت بمقابلہ شیعہ اثنا عشریہ

(۱) حضرات ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ رضی اللہ عنہم ایماندار ہیں ؎

(۲) اور خلیفہ برحق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں ؎

(۳) حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل نہیں ہیں ؎

تاریخ مناظرہ ۲۵ و ۲۶ فروری ۱۹۲۳ء مقرر ہوئی۔

المدعی

بقلم خود حبیب اللہ خاں دکاندار چاول۔ اہل سنت والجماعت۔
جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب

ٹھیک ۱۲ بجے دن

پرچہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم سے سوال کیا گیا ہے کہ اصحاب ثلاثہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کا ایمان اور خلیفہ برحق ہونا ثابت کریں۔ اور یہ کہ حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل نہ تھے۔

اما الجواب۔ ایمان دل کی تصدیق کو کہتے ہیں دل کے حال سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں بالسان جب کسی شخص کو یہ کہتا ہے کہ تو مومن ہے تو اسکا کہنا اس شخص کے ظاہری اقوال اور افعال کی بنا پر ہوتا ہے۔ یا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اپنے قول یا فعل سے اس شخص کو مومن ثابت کر دے یا مومنین کی شہادت سے اُسے مومن قرار دیا جائے۔ ان تینوں اصولوں کے ماتحت میں اصحاب ثلاثہ کے ایمان اور خلافت کو ثابت کرتا ہوں۔ یہ بات کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ تمام تواریخ معتبرہ سُنی اور شیعہ سے ثابت ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی اپنے فعل سے اور بعض کے متعلق اپنے قول سے شہادت دی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جو صفات مومنین کے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ صفات ان حضرات میں پائے جاتے تھے۔ اور جو صفات منافقین میں پائی جاتی ہیں وہ حضرات ان صفات سے منزہ تھے۔ صفات مومنین :۔

(۱) اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ترجمہ :۔ مومن مرد ہوں یا عورتیں وہ باہم محب مددگار رہتے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے روکنا نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنا یہ اُن کے صفات

ہیں ان حضرات نے نیکی کو دنیا میں پھیلایا۔ اور بدی کو ہٹایا۔ نمازوں کے قائم کرنیوالے اور زکوٰتوں کے ادا کرنے والے نہ صرف خود ہوئے بلکہ ہزاروں لاکھوں کو ان صفات کا پابند بنایا۔

منافق کے صفات اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ منافق مرد اور منافق عورتیں ایکدوسرے سے بنتے ہیں ان کے صفات بدی کا حکم کرنا اور نیکی سے روکنا۔ اور نیکی کے کاموں سے دستکش رہنا۔ خدا کو بھول جانا بدعہدی اور بدکاری کرنا ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ ہم کیونکر جانیں کہ اصحاب ثلاثہ مومن تھے۔ منافق نہ تھے۔ تو جواب نفاق اور ایمان کے نتائج کو دیکھو۔

ایمان کے نتائج (۱) اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ضرور ہم مدد کرتے ہیں اپنے پیغمبروں کی اور انکی جو ایمان لائے اسی زندگانی میں اور قیامت کے دن بھی۔ (۲) وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ جن لوگوں نے اللہ کے لئے ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا۔ ضرور ہم انکو اسی دنیا میں اعلیٰ درجہ کی جگہ بخشیں گے۔ اور آخرت کا اجر اس سے بہت بڑا ہو گا (۳) وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ ضرور مدد کریگا اس کی۔ جو مدد کرتا ہے دین کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نہایت طاقت والا غالب ہی اسلئے کہ ہم ان لوگوں کو زمین میں حکومت بخشیں گے تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوتیں ادا کریں گے۔ اور نیکی کا حکم دیں گے۔ اور برائی سے روکیں گے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مومنین مہاجرین دین کی مدد کرنیوالوں کیلئے اسی دنیا میں مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب دیکھو کہ اصحاب ثلاثہ جو مقصد لیکر اُٹھے۔ اُس میں وہ کامیاب ہوئے یا نہ۔ ان آیات کے یہی معنے بعض تفاسیر اہل شیعہ میں بھی ہیں۔ چنانچہ مجمع البیان میں زیر آیت وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰہِ الآیتہ لکھا ہے۔ معناہ والذین فارقوا اوطانهم و دیارهم واھلیهم فرارا بدینهم واتباعا لنبیهم فی اللہ ای فی سبیله لابتغاء مرضاته من بعد ما ظلمهم المشرکون وعذبوهم بمکة وبخسوهم حقوقهم۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ای بلدة حسنة بدل اوطانهم وهی المدینة عن ابن عباس وقیل لنعطینهم حالة حسنة وهی الفتح والنصر وقیل هی ما استولوا علیه من البلاد وفتح لهم من الولایات۔ هذا وعد من اللہ بانه سینصر من ینصر دینه وشریعته خدا تعالیٰ نے جو وعدے تائید و نصرت کے فرمائے وہ زمانہ آنحضرتؐ سے شروع فرما کر زمانہ حضرت عثمانؓ تک پورے فرمائے۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں کوئی ملک اسلامی حکومت میں اضافہ نہ کیا گیا۔ آنحضرت صلعم نے ان اصحاب سے کیا معاملہ کیا۔ ابوبکرؓ سفر وحضر میں ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ وہ جانکاہ سفر میں جبکہ کفار قتل کیلئے آنحضرتؐ کیطرف آئے اور آپ نے ہجرت کی۔ اس خاص سفر کا ذکر قرآن شریف میں فرمایا اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ جب اس کو کافروں نے نکالا تو یہ صرف دو ہی آدمی تھے جب نبی نے اپنے صاحب ابوبکرؓ سے کہا تو کوئی غم نہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے یعنی ہماری نصرت کرنے والا اور ہماری حفاظت کرنے والا ہے۔ چنانچہ یہی معنی مجمع البیان اور صافی میں مذکور ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت میں ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ کہ جیسے وہ میرا ناصر اور محافظ ہے ویسا ابوبکر کا ہے۔ ورنہ لَا تَحْزَنْ کے ساتھ اس کا کوئی جوڑ نہ رہیگا

اور قرآن کریم میں ابوبکرؓ کو صاحب فضل قرار دیا گیا ہے جیسے فرمایا وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ کہ فضیلت والے تم میں سے قسم نہ کھائیں۔ کہ اولو القربیٰ کو جو دیتے تھے وہ نہ دیں۔ چنانچہ اس آیت کا نزول ابوبکر اور مسطح اس کے خالہ زاد قریبی کے متعلق ہے۔ (دیکھو مجمع البیان) ۔

آنحضرت صلعم نے ابوبکر کو اپنی بیماری میں نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ سب مسلمان اُسکے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھاتے دیکھا۔ اور خوش ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا اسلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے ذریعے سے ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کے اسلام کے ساتھ معزز کیا ۔

حضرت عثمانؓ نے آنحضرت کے زمانہ میں دو ہجرتیں کیں۔ اور غزوہ تبوک کو تیار کیا اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس سے ملائکہ بھی شرماتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور عثمانؓ کو اپنی دو لڑکیاں یکے بعد دیگرے نکاح میں دیں۔ یہ اس امر کی شہادت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک وہ ایسے مومن تھے۔ کہ آپؐ نے اُن سے وہ رشتہ داری کی۔ جو سوائے مومن کے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مشرکین اور مشرکات سے نکاح کی حرمت نازل ہو چکی ہے۔ اور وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں مت رکھو۔ قرآن کریم کا جلیل حکم نازل ہو چکا ہے۔ آنحضرتؐ کو اگر ابی بکر کے گھرانے پر اعتماد نہ ہوتا۔ تو آپؐ تمام ازواج کو چھوڑ کر عائشہؓ کے گھر میں آخری دنوں سب سے اذن لیکر ڈیرا نہ کرتے جبکہ اہل تشیع کے نزدیک امام کو علم غیب ہوتا ہے۔ تو وہ اس گھر میں اگر کسی فتنہ کا ڈر جانتے تو حضرت زہرا کے گھر میں ڈیرا کر لیتے ۔

عامہ مومنین کا معاملہ بھی اصحاب ثلاثہ سے آنحضرتؐ کے زمانہ اور بعد پیار و محبت کا رہا

مسئلہ خلافت

یہ تینوں آنحضرت صلعم کے بعد یکے بعد دیگرے خلیفہ برحق تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمانداروں اور نیک عمل والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ضرور اُنکو خلیفہ بنائیگا زمین میں جیسا کہ خلیفہ بنایا اُنکو جو اُن سے پہلے تھے اور ضرور اللہ تعالیٰ اُن کے دین کو جو دین اُسنے اُنکے لئے پسند کیا ہے زمین میں قائم کرے گا اور مضبوط کرے گا۔ اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے بعد خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے فعل کو خلافت برحقہ کا ثبوت گردانا ہے۔ وہ یہ کہ خدا کے خلیفہ بنانے کا ثبوت یہ ہوگا۔ کہ اُن کا دین قائم کرے گا۔ اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دیگا اب دیکھو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا دین جو تھا وہ دُنیا میں قائم کیا گیا۔ یا نہیں۔ اور اُن کے ہر ایک قسم کے خوف کو جو عربوں سے ارتداد اور نصاریٰ اور فارسیوں کی لشکر کشی سے پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے دور کیا یا نہ۔ برخلاف علیؓ کے کہ نہ اُنکو ایسی طاقت ملی۔ جیسا کہ اصحاب ثلاثہ کو ملی اور نہ اُنکے ذریعے سے دین پھیلایا گیا۔ بلکہ ہزاروں مومن کہلانے والے انسان اُنکی کم تدبیری کیوجہ سے موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ اچھا ہوا کہ علیؓ خلیفہ چہارم ہوئے۔ اُن کو موقع تھا کہ اگر پہلے تینوں نے دین میں کوئی رخنہ اندازی کی ہے تو اسکی اصلاح کریں چنانچہ ہمارے مذکورہ بیان کی تصدیق کتب شیعہ سے بھی ہوتی ہے:-

اوّل - ولا ریب ان الصحیح ما ذکرہ ابو عمر ان علیا کان ھو السابق وان ابا بکر ھو اول من اظہر اسلامہ (شرح نہج البلاغۃ جزء چہارم صفحہ ۲۱۳) اور بلاریب

صحیح بات جسکا ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ کہ گو علی رضؓ نے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ لیکن ابو بکر رضؓ نے سب سے پہلے اسلام کا اعلان کیا ہے ۞

دوم۔ عن ابراهیم النخعی قال اول من اسلم ابو بکر (ایضاً) ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ابو بکر نے اسلام قبول کیا ۞

سوم۔ عن ابی نصر قال قال ابو بکر لعلی انا اسلمت قبلك فی حدیث ذکرہ فلم ینکرہ علیه (ایضاً) ابو نصر کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضؓ نے کسی گفتگو میں حضرت علی رضؓ سے کہا۔ کہ اے علی رضؓ میں تم سے پہلے اسلام لایا ہوں پس حضرت علی رضؓ نے اس سے انکار نہ کیا (ایضاً) ۞

چہارم۔ وقال علی والزبیر ما غضبنا الا فی المشورۃ وانا لنری ابا بکر احق الناس بها انه لصاحب الغار وانا لنعرف له سنته ولقد امرہ رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم بالصلوۃ بالناس وهو حی (شرح نہج البلاغہ جزو دوم صہ۴۵) حضرت علی رضؓ اور زبیر رضؓ نے کہا کہ ہم نے نہیں فیصلہ کیا۔ مگر اسی مشورہ کا کیونکہ ہم یقیناً حضرت ابو بکر رضؓ کو اپنوں میں سے سب سے زیادہ اس امر کا مستحق خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ صاحب غار ہیں اور ہم اُنکے اچھے طریقوں کو جانتے ہیں۔ اور بیشک حکم کیا۔ آپ کو رسول اللہ نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا جبکہ آپ زندہ تھے ۞

پنجم۔ للہ بلاء فلان فقد قوم الاود وداوی العمد خلف الفتنة واقام السنة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها وسبق شرها ادی الی اللہ طاعته واتقاہ بحقه (نہج البلاغة مشہدی صہ۱۸۱-۱۸۲) ترجمہ فلاں آدمی کیا ہی اچھا تھا۔ کیونکہ اُس نے کجی کو درست کیا۔ اور دلوں کی بیماریوں کا علاج کیا۔ فتنہ کو پیچھے ہٹایا اور سنت کو قائم کیا۔ اور انتقال کیا اس حالت میں کہ وہ پاک دامن بے عیب تھا۔ خلافت کا

اچھا حصہ پایا۔ اور اس میں پیدا ہونے والے شر سے پہلے گذر گیا۔ اللہ کی اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تقویٰ سے کام لیا۔ حاشیہ میں اسکے نیچے شارح عبدالحمید بن ابی الحدید کا قول نقل کیا ہے فلاں سے مراد حضرت عمرؓ ہے ۔

ششم۔ واللہ ما ادری ما اقول لک ما اعرف شیئاً تجھلہ ولا ادلک علیٰ امر لا تعرفہ انک لتعلم ما نعلم ما سبقناک الی شیٔ فنخبرہ ولا خلونا بشیٔ فنبلغکہ وقد رأیت کما رأینا وسمعت کما سمعنا وصحبت رسول اللہ کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ ولا ابن الخطاب اولیٰ بعمل الحق منک وانت اقرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وشیجۃ رحم منھما وقد نلت من صھرہ مالم ینالا (نہج البلاغہ مصری ص۱۱۲) حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں آپ کی خدمت میں کیا عرض کروں مجھے کوئی ایسی بات معلوم نہیں جو تمہیں معلوم نہ ہو۔ اور میں آپ کو کوئی ایسی نئی بات نہیں بتا رہا۔ جو آپ کو معلوم نہ ہو۔ کیونکہ آپ سے زیادہ میرا علم نہیں ہے ہم آپ سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھے کہ ہم آپ کو اس کی اطلاع دیں۔ اور نہ ہی ہم کسی چیز میں منفرد ہیں۔ تا اسکو آپ تک پہنچائیں۔ بلاریب آپ نے بھی وہ سب کچھ دیکھا۔ اور سنا جو ہم نے دیکھا اور سنا۔ اور آپ نے بھی ہماری طرح آنحضرتؐ کی صحبت اختیار کی۔ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آپ سے بڑھ کر کسی نیک کام میں سبقت نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ تو رشتہ داری اور دامادی کے لحاظ سے بہ نسبت ان دونوں کے زیادہ قریب تھے ۔

ھفتم۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعز الاسلام بعمر فقال عمر اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ شرح نہج البلاغہ جزو اول ص۳۰

ھشتم۔ ومن کتاب لہ الی معاویۃ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر

وعمر و عثمان علی ما بایعوهم علیہ فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذالک اللہ رضاء (نہج البلاغہ مشہدی صفحہ ۱۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ پر اپنی خلافت کا یہ ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ میری بیعت انہوں نے کی جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کی کی یہ لوگ چونکہ مہاجرین و انصار ہیں جب یہ اتفاق کر کے اسکا نام امام رکھ دیں وہی خدا کی رضا کا موجب ہے۔ اور جو ایسے امام کی مخالفت کرے گا۔ اُس سے لڑائی واجب کیونکہ اُسنے قرآنی اس نص کا خلاف کیا ہے۔ کہ سبیل المومنین کے خلاف چلا ہے۔ اپنی خلافت تبھی ثابت ہو سکتی ہے کہ اصحاب ثلاثہ کی خلافت ثابت ہو۔ اور دلیل وہ پیش کیگئی ہے جس پر خدا کی رضا کا مرتب ہونا اور جنکی پیروی سے غیر سبیل المومنین کے متبع کو جو وعید ہے اس سے بچاؤ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اصول کافی صفحہ ۳۹ میں لکھا ہے۔ جو غیر مستحق سلاطین کے پاس اپنا مقدمہ لیجائے وہ طاغوت کے پاس اپنا مقدمہ لیجاتا ہے پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے مقدمات کو ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لیگئے پس ثابت ہوا کہ انکی خلافت برحق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ خلفاء سے بیعت کرنے کا ثابت ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے خلیفۂ دوم کو اپنی دامادی کا شرف بخشا۔ اگر انکی خلافت حق نہ مانی جائے تو ان کے ساتھ جہاد سب ناجائز ہوئے اور جو لونڈیاں اُن جہادوں میں آئیں انکو لونڈی بنانا بھی ناجائز ہوا اور جو اُن جہادوں میں شریک ہوئے۔ وہ بھی شہید نہ ہوئے۔ اور جو اُن لونڈیوں سے اولاد پیدا کی گئی وہ بھی ناجائز ہوئی۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عزکی قرار دیا ہے۔ آپ کے ذریعے سے دنیا میں کون کون لوگ پاک کیے گئے۔ علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب کو تو علی رضی اللہ عنہ کے طفیل پاک ہونا قرار دیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوقت میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ ہمیشہ دعا کرنے والوں کو بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا اور علی رضی اللہ عنہ کا منشا بقول شیعہ کے یہ تھا کہ علی رضی اللہ عنہ اور اہلبیت

خلیفہ نہیں لیکن ابوبکر رضؓ جو ایک معمولی آدمی تھا اُس نے کیونکر اُن سب کو شکست دے دی۔ نوح اور موسےٰ کے دشمنوں کو خدا نے غارت کیا۔ یہ آنحضرتؐ اور خدا کے دشمن بقول شیعہ کے کیوں غالب ہوئے۔ حالانکہ قرآن میں ہے۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ کہ اللہ کا گروہ ہی غالب ہوتا ہے شیطان کے گروہ کے متعلق خَاسِرُوْنَ کا لفظ وارد ہوا ہے پس کوئی نص نہیں ہے کہ علیؓ خلیفہ بلا فصل تھے۔ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور اُن کا خلیفہ ہونا ان دلائل سے ثابت ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے اندر بیان کیے ہیں۔ اور جسکی تصدیق اسنے اپنے فعل سے کر دی۔ کافر اور منافق تو دنیا میں بہت تھے آنحضرتؐ نے آگے دنیا میں کیا کیا۔ وہ قومیں کونسی ہیں جو اللہ کے دین میں داخل ہوئیں۔ جنکا وعدہ سورۂ نصر میں ہے۔ اور قیصر و کسرےٰ اور دنیا کے چاروں کونوں تک اسلام کس نے پہنچایا اگر یہ خلفائے برحق نہ تھے۔ تو وہ قرآن بتاؤ جو علیؓ اور اہلبیت نے دنیا میں پہنچایا ہے۔ تقیہ کرنے والوں کی حدیثوں کا کیا اعتبار پس اسلام شیعہ کے ہمخیال ہونے سے سرے سے ہی جاتا ہے پس جھگڑا کیا ہے قرآن جو دنیا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ وہی ہے جو عثمانؓ نے شائع کیا پس اگر عثمانؓ پر طعن کروگے۔ تو قرآن کہاں سے لاؤگے۔ اگر کہو کہ امام غائب کے پاس ہے تو قرآن اور امام دونوں غائب ہوئے۔ لوگ چلیں کس پر؟

مناظر	معاونین
حافظ روشن علی صاحب	امام جلال الدین شمس مولوی فاضل
بقلم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل	(۲) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
	(۳) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
	(۴) مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ بی اے

۲ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوا۔ (دستخط) ذوالفقار علی بقلم خود۔

دستخط بحروف انگریزی۔ دیو یدا گ

پرچہ جواب

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جو سوال ہمنے اہل سنت والجماعتہ سے کیا کہ اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور خلیفہ نبیؐ ہونا ثابت کریں اور دکھلائیں کہ علیؑ رسول اللہؐ کے خلیفہ بلافصل نہ تھے۔ اسکا اہل سنت والجماعتہ نے کوئی جواب نہیں دیا البتہ جس چیز کا کہ حضرات ثلاثہ کی نسبت اہل سنت دعوےٰ کرتے ہیں اور ہم اسکا ثبوت مانگتے ہیں اُسی اپنے دعوے کو بار بار اپنے پرچہ میں لائے ہیں ؎

حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا الخ سوائے اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جائے اللہ کو تو ڈر جائیں دل اُن کے۔ اور جب پڑھی جائیں اُن پر آیتیں اللہ کی تو زیادہ کریں اُنکو ایمان میں۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہیں نماز کو۔ اور اُس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے اُنکو خرچ کرتے ہیں وہی ہیں ایماندار از روئے حق (پارہ ۹ رکوع ۱۵)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ الخ ترجمہ سوائے اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اُس کے رسولؐ کے اور جس وقت کہ ہوں ساتھ رسولؐ کے کسی ایسے کام پر جو جمع ہو کر کرنے والا ہے۔ تو چلے نہ جاویں جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلیں رسولؐ سے۔ پارہ ۱۸ رکوع ۱۵۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا الخ ترجمہ سوائے

اس کے نہیں کہ ایماندار وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ۔ پھر شک نہ لائے (پارہ ۲۶ رکوع ۱۱)

ان تینوں آیات میں جو اوصاف اور علامات ایمانداروں کے خدا نے قرار دئے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی حضرات ثلاثہ میں کہیں پایا نہیں جاتا پھر انکو کیونکر مومن کہہ سکتے ہیں بلکہ تفسیر معالم التنزیل میں سورۃ الفتح کی تفسیر میں موجود ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ۔ جب سے میں ایمان لایا ہوں مجھے شک نہیں ہوا مگر آج کے دن ؛

اور حضرت ابوبکرؓ صاحب کا بھاگنا جنگ احد سے ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۲۱۹ اور تاریخ الخلفاء ص ۲۵ کنز العمال جلد ۵ ص ۲۷۴۔

حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ احد میں کنز العمال جلد ۱ ص ۲۳۸ اور در منثور جلد ۲ ص ۸۰،۸۸ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہر سہ کا جنگ خیبر سے فرار۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۴۔ اور خصائص نسائی مترجم ص ۱۱ اور روضۃ الندیہ ص ۲۳ اور ازالۃ الخفاء قلمی ورق ۲۴۹ و ۴۹ و ۴۸ اور تاریخ طبری جلد ۳ ص ۹۳ اور کنز العمال جلد ۵ ص ۲۸۳

اور حضرت عمرؓ کا بھاگنا جنگ حنین سے صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی ص ۶۱۵ اور دیکھو کنز العمال جلد ۵ ص ۳۰۶ اور استیعاب جلد ۲ ص ۵۰۹ میں کہ ان تینوں کا نام جنگ حنین کے ثابت قدموں کی فہرست میں نہیں ہے۔ یہ بھاگنا تینوں کا جنگوں سے سراسر منافی ہے ان اوصاف و علامات مومن کے جو اوپر کی تینوں آیتوں میں مذکور ہوئے ہیں۔ پھر ان کو ایماندار کیونکر کہہ سکتے ہیں ؛

اللہ فرماتا ہے۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر

حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے تو تنازعہ خلافت کو خدا اور رسولؐ کیطرف لیجاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور اگر حضرات ثلاثہ ایماندار ہوتے تو لشکر اسامہ کی تیاری کرتے اور پیچھے نہ بیٹھ رہتے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶۴ اور تاریخ طبری جلد ۳ ص۲۱۲ اور مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ اور صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی حاشیہ ص۶۳۹ وغیرہ کتب اہل سنت والجماعۃ سے ظاہر ہے کہ حضرات ثلاثہ نے حکم رسولؐ خدا کے بموجب لشکر اسامہ کی تیاری نہیں کی بلکہ پیچھے بیٹھ رہے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ انکو ایماندار کہا جائے۔ جبکہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ کہ جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنے تیاری سامان کرو جیش اسامہ کی۔ خدا لعنت کرے اُسکو جو پیچھے بیٹھ رہا لشکر اسامہ سے۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶۴ اور ملل و نحل ص۱۰ اگر حضرت ابوبکرؓ اور اُنکے ساتھ والے ایماندار ہوتے۔ تو رسول اللہؐ اُنکو یوں نہ فرماتے کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے۔ دیکھو در منثور جلد ۴ صفحہ ۵ اور ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۲۲۸۔

اور پھر حضرت یوں فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعتیں کروگے۔ دیکھو مؤطا چھاپہ احمدی دہلی ص۱۷۴۔

اور اگر حضرت عمرؓ ایماندار ہوتے تو رسولؐ اللہ ان کو یوں نہ فرماتے کہ قسم بخدا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسےٰ ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے اُنکی۔ اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو اور البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھے راستہ سے دیکھو مشکوۃ چھاپہ امرت سر ربع ا ص۵۔

اور اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے تو صحابہ نبیؐ یوں نہ کہتے۔ کہ عثمان نے دین نبیؐ کو بگاڑ دیا اور مفسدہ میں ڈالدیا ہے۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۸۰ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص۶۹

اور اگر حضرت عثمانؓ ایماندار ہوتے تو جناب علیؓ ضرور اُن کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اسد اُن کا

دفن وغیرہ کرتے۔ اور یہ نوبت پہنچی کہ میت حضرت عثمانؓ کا برباد ہوئی اور بعض عضو کو اُن کے حیوان نہ کھاتے۔ چنانچہ اہل سنت والجماعۃ کی تاریخ اعثم کوفی میں موجود ہے کہ انکی میت کا ایسا حال ہوا۔ جناب علیؑ کا یہ خاموش رہنا ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے تھے کہ جنکی نسبت فرمایا اللہ نے وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِهٖ۔ ترجمہ۔ نماز پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اُسکی قبر پر اور یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا کا یہ حکم ہے۔ وہ کافر و فاسق ہیں۔

اور آپ نے حضرات ثلاثہ کی خلافت کے بارے میں جو آیہ استخلاف سے استدلال کیا ہے اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے اگر اس آیت میں استخلاف سے النبیؐ کے معنے مراد لئے جائیں تو بہت سی قباحتیں لازم آجائینگی۔

(۱) سوائے اُن لوگوں کے جو خلفائے نبیؐ ہیں۔ تمام صحابہ کے ایمان سے انکار کرنا پڑیگا کیونکہ وعدہ خلافت تمام مومنین صالحین کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ من یہاں بیانیہ ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۸۹۔

(۲) لازم آئیگا کہ معاذاللہ خدا نے وعدہ خلافی کی۔ کیونکہ وعدہ تو دیا تمام مومنین صالحین کو اور خلیفہ بنایا صرف دو چار کو۔

(۳) آیت میں خدا نے وعدہ دیا ہے کہ مومنین صالحین کو خلیفہ کرے گا۔ اور اُن کے دین کو تمکین دیگا۔ اور انکے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اور وہ ایسا زمانہ ہوگا۔ کہ کفر و شرک نیست و نابود ہو جائیگا۔ اور تمام مخلوق خالص اللہ ہی کی عبادت کرنے والی ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی خلیفہ نبیؐ کے وقت میں ایسا نہیں ہوا۔ پس لازم آئیگا کہ معاذاللہ وعدہ الٰہی خلاف نکلا۔ غرضکہ اس آیت استخلاف کے معنی خلافت نبیؐ کے لئے جائیں تو اس قسم کی کثرت سے

قباحتیں لازم آتی ہیں اور کلام مجید کی شان سے بعید ہے۔ کہ اس میں کسی طرح کی قباحت ہو
پس ظاہر ہے کہ استخلاف کے معنے اس آیت میں صحیح نہیں ہیں پس اہل سنت الجماعت اس
آیت سے حضرات ثلاثہ کی خلافت پر کیونکر استدلال لا سکتے ہیں ؟

ہمارے اہل سنت الجماعت بھائیو! اگر اس آیت میں استخلاف سے مراد خلافت بنی
ہوتی۔ تو نبی کی کسی حدیث میں ضرور ہوتا کہ اس آیت کے موجب فلاں فلاں شخص میرے
بعد میرا خلیفہ ہے۔ اور سقیفہ میں جن لوگوں نے ملکر حضرت ابوبکر رض کو خلیفہ بنایا تھا
وہ ضرور اس نص قرآنی کو یاد کر لیتے۔ اور منا امیر و منکم امیر پر بحث نہ کرتے
چنانچہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۱۸ اور تاریخ الخلفا صفحہ ۴۶ اور تاریخ طبری چھاپہ
مصر صفحہ ۲۰۸ میں بلاحظہ فرمایئے اور اس کے متعلق غیاث اللغات مصنفہ مولوی غیاث الدین
عالم اہل سنت الجماعۃ میں لغت سقیفہ بھی دیکھ لیجئے۔ کہ سقیفہ ایک حویلی تھی۔ پوشیدہ
جہمیں باطل مشوروں کے لیئے عرب لوگ جمع ہوا کرتے تھے ؎

اچھا اگر سقیفہ میں آیت استخلاف یاد نہیں آئی تھی تو اس وقت ہی حضرات ثلاثہ نے اپنی
خلافت کے ثبوت میں دکھلائی ہوتی۔ جبکہ علی ؑ نے انکی خلافت و بیعت سے انکار کیا تھا۔
دیکھو کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۸ و ۲۱۔ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ یا اسوقت
دکھلایا ہوتا۔ جبکہ صحابہ پیغمبر نے اُن کی خلافت سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی۔ دیکھو ملل ونحل
صفحہ ۹ یا یوم شوریٰ ہی دکھلایا ہوتا جس وقت حضرت ابوبکر و عمر رض کی تقلید سے علی نے
انکار کیا تھا۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی صہ ۳ یا اُسوقت دکھلایا ہوتا جبکہ علی
و عباس و سعد بن عبادہ و طلحہ و زبیر وغیرہم مہاجرین حضرت ابوبکر رض کی بیعت سے انکار کر کے
فاطمہ رض کے گھر میں جا بیٹھے تھے۔ اور حضرت عمر رض فاطمہ رض کا گھر پھونکنے کو آگ لیکر گئے۔ دیکھو
العقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ اور تاریخ طبری جلد ۳ صہ ۱۹۸ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صہ ۱۲ و ۱۳ و ۲۰

اللہ اللہ۔ خانۂ زہرا جو واجب التعظیم ہے۔ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۵ اس کے جلانے کیواسطے حضرت عمر قسم کھاتیں اور اُن گھر والوں کو ڈرائیں دھمکائیں دکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۵۱) اور جناب زہرا کو ایسا رنجیدہ کریں کہ وہ جناب رسول کی جناب میں فریاد کریں حالانکہ زہرا کی رنجیدگی رسول اور خدا کی رنجیدگی ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ بلیع ہدہیم۔

کیا جو حضرات ایسے ہوں اُنکو خلیفہ رسول اور ایماندار کہہ سکتے ہیں ؟

میرے اہل سنت والجماعۃ بھائیو! اگر آیت استخلاف سے آپ حضرات ثلاثہ کی کسی طرح کی خلافت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو پہلے انکو ایماندار اور صالح العمل ثابت کر لیجئے کیونکہ اس آیت میں وعدہ ایسے ہی لوگوں سے ہے حضرات ثلاثہ ہرگز رسول کے خلیفہ نہ تھے۔ البتہ اُن کا شمار اُن لوگوں میں ہے کہ جنکا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۷ کی آیت فھل عسیتم الخ میں ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ پس تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حاکم بنایا جائے تو فساد ڈالوگے زمین میں۔ اور قطع رحمی کروگے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جن کو لعنت کیا ہے خدا نے۔ انکی حکومت سے فساد اور قطع رحمی سب کچھ وقوع میں آئی۔ چنانچہ خانۂ فاطمہ رض کا حال اوپر مذکور ہو چکا۔

مزید برآں تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۲۰۹ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱ میں دیکھئے کہ کیونکر علی رض کے حق میں قطع رحمی کیگئی کہ خود تو انصار سے قرابت رسول کیوجہ سے اپنے حق میں ڈگری لیتے ہیں۔ اور علی رض کی قطع رحمی کرتے ہیں ؟ جن اقربائے رسول کی محبت خدا نے فرض کی ہو۔ پارہ ۲۵ رکوع ۴ قل لا اسئلکم والی آیت اور مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۷ کی حدیث اذکرکم اللہ فی اھل بیتی) انکی قرابت کا کوئی لحاظ حضرات ثلاثہ نہ رکھیں۔ اور اُن کے مقابلہ میں حاکم بن بیٹھیں پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرات ثلاثہ ایماندار سمجھے جائیں۔ اور اُن ائمہ میں نہ گنے جائیں جنکو

شریر اور گمراہ کرنے والے اور شیطان دل رسول اللہ نے قرار دیا ہے۔ دیکھو مشکوٰۃ ربع ۴۔ صفحہ ۳۷۲ و صفحہ ۳۷۵ و صفحہ ۳۷۵ اور ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۷۵)

باقی جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ آپ کا اپنا قول ہے کوئی ثبوت نہیں دیا۔ اور نہ کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے آپ دکھلا ہی سکتے ہیں۔ کہ حضرات ثلاثہ ایماندار اور خلیفہ برحق رسول اللہ کے تھے ؛

حضرت ابوبکر رضہ تو خود کہتے ہیں کہ میں خلیفہ نہیں ہوں۔ خالفہ ہوں یعنی جس میں کوئی بہتری نہیں۔ دیکھو نہایۃ اللغۃ اور حضرات اہل سنت انکو خلیفہ رسول کہیں بمیزان الاعتدال جلد اول صفحہ ۳۶۵ میں ہے کہ حضرت عمر رضہ کہتے ہیں قسم خدا کی میں منافق ہوں۔

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلم خود

اسماء معاونین	نقل دستخط محافظ
(۱) مولوی سید سیف علی شاہ صاحب	جلال الدین شمس مولوی فاضل
(۲) مولوی فیض محمد صاحب ممتاز الافاضل	نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی
(۳) حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب	ڈیو یداس صاحب ہیڈ ماسٹر ایس ڈی
(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علی شاہ صاحب	ہائی سکول۔ جلالپور جٹاں۔

ٹھیک ۵ بجے دن کے پرچہ شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علی بقلم خود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

جواب الجواب

اصحاب ثلاثہ کے ایمان و خلافت کے ثبوت میں جسقدر آیات قرآنیہ اور احادیث کتب شیعہ سے پیش کیگئی تھیں۔ اُن کا حضرات شیعہ کیطرف سے کچھ جواب نہیں ملا۔ کچھ نئی باتیں انہوں نے پیش کی ہیں:۔

(اوّل) یہ کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ الآیۃ میں جو علامات مومنین بیان کیگئی ہیں۔ اصحاب ثلاثہ میں پائی نہیں جاتیں۔

(جواب) اس میں اللہ کی یاد سے دل کا خوف کرنا۔ نماز اور زکوٰۃ کا ادا کرنا اور اللہ پر بھروسہ کرنا علامات لکھی ہیں۔ یہ بحمد اللہ اصحاب ثلاثہ میں بخوبی پائی جاتی تھیں چنانچہ لَھُمْ مَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ انکی جزا ہے۔ سو رزق کریم کے سوائے اصحاب ثلاثہ کے کون وارث ہوئے۔

(دوسری آیت) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ۔ کہ اس میں مومن کی علامت ریب کا نہ ہونا ہے۔ عمرؓ نے شک کیا۔

(جواب) عمرؓ پر افترا ہے۔ دیکھو بخاری باب صلح حدیبیہ۔ اور اسمیں جہاد مال اور جان کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو اصحاب ثلاثہ میں سب سے بڑھ کر پایا جاتا تھا۔

تیسری آیت۔ لَمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ کہ بغیر اذن لئے نبی کے پاس سے نہیں جانا چاہئے۔ اصحاب ثلاثہ احد حنین میں بھاگے۔

(جواب) یہ غلط ہے۔ چنانچہ طبری جلد ۳ مطبوعہ یورپ صفحہ ۱۴۰۰ میں لکھا ہے۔

ونھض نحو الشعب معہ علی ابن ابیطالب وابوبکر بن ابی قحافہ وعمر بن الخطاب

اور تاریخ الخلفا صفحہ ۳۵ جسکا حوالہ شیعہ صاحبان نے دیا ہے۔ اسمیں حسب ذیل عبارت لکھی ہے:۔

عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف الناس کلہم عن رسول اللہ فکنت اوّل من فاء۔ کہ احد کے دن جبکہ آنحضرت کے پاس سے سب لوگ ادھر اُدھر چلے گئے تو سب سے پہلے میں آپ کے حضور میں پہنچا اور ابوبکر رض اور عمر رض اور علی رض احد کے دن آپ کے ساتھ ثابت رہے! اور اسی طرح جنگ حنین کے متعلق طبری جلد ۳ صفحہ ۱۶۶ میں لکھا ہے ۔ وممن یثبت معہ من المہاجرین ابوبکر و عمر اور تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے کہ جنگ حنین میں ابوبکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہا چنانچہ عبارت حسب ذیل ہے ۔ وثبت یوم احد ویوم حنین۔ اسی طرح جنگ خیبر کے متعلق طبری جلد ۳ صفحہ ۱۵۸ میں لکھا ہے :۔ وان ابابکر اخذ رایۃ رسول اللہ ثم نہض فقاتل قتالا شدیدا ثم رجع فاخذھا عمر فقاتل قتالا شدیدا ھو اشد من القتال الاوّل ۔ کہ خیبر میں جب آنحضرت صلعم بیمار ہو گئے تو ابوبکر و عمر نے یکے بعد دیگرے جھنڈا لیکر دو دفعہ کفار سے سخت جنگ کی۔ اور علی رض کی شہادت ابوبکر رض کے متعلق جو انہوں نے قسم کے ساتھ بیان کی۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵ میں اسطرح آئی ہے :۔ فواللہ ما دنا منا احد الا ابوبکر شاھرا بالسیف علی راس رسول اللہ لا یھوی فھو اشجع الناس کہ رسول اللہ کی جان کا پہرا ابوبکر رض دیتے تھے۔ سو وہ سب سے شجاع تھے:۔

اور حضرت عثمان کا دفن و کفن خود حضرت علی رض نے بوساطت امام حسن رض کرایا۔ جبکہ اہل شام دشمنان چاروں طرف تلواریں کھینچے کھڑے اور سنگساری کر رہے تھے۔ دیکھو ناسخ التواریخ کتاب دوم جلد دوم۔ صفحہ ۴۳۵ عبارت مندرجہ ذیل ہے:۔

حسن رض بن علی علیہ السلام با عبداللہ بن زبیر و ابوجہم بن حذیفہ و چندتن جد او ابر تختہ

پارہ نہادند. وحش نام بستان است درانجا بخاک سپردند ؛

زبیر و علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا انکار نہیں کیا. جیسا کہ پہلے پرچہ میں دکھلایا جاچکا ہے. یہ اُن پر شیعہ صاحبان کا افترا ہے. اور ابوبکرؓ سے فاطمہؓ راضی ہو کر جہان سے رحلت فرما ہوئیں دیکھو تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ مصر

عبارت یہ ہے۔ "فاقسم علیها الترضی فرضیت" ؛

اسی طرح شرح نہج البلاغۃ جزء ثانی صفحہ ۶ میں لکھا ہے۔ کہ ابوبکرؓ نے عمرؓ کی سفارش کی۔ اور فاطمہؓ اُس سے راضی ہوئیں عبارت یہ ہے "فمشی الیها ابوبکر بعد ذالک وشفع لعمرؓ وطلب الیها فرضیت عنه"

ہاں حضرت علیؓ سے فاطمہؓ دو دفعہ ناراض ہوئیں جس کے بعد راضی ہونا ثابت نہیں۔

اوّل۔ ابوجہل کی لڑکی سے خطبہ کرنے کیوقت (ملاحظہ ہو بخاری جلد ثالث صفحہ ۲۰۱ مطبوعہ مصر)

دوسرا۔ گھر میں فاطمہؓ کو ناراض کرکے مسجد میں جا سوئے (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ مطبوعہ مصر)

اور حضرت عثمان کے جنازہ پر کامل ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ عثمانؓ کے جنازہ پر علیؓ اور طلحہ اور زید بن ثابت اور کعبؓ بن مالک حاضر ہوئے. عبارت حسب ذیل ہے۔

"وقیل شهد جنازته علی وطلحة وزید بن ثابت وکعب ابن مالک" ؛

باقی شیعہ صاحبان نے جو اصحاب ثلاثہ کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ اگر وہ مومن ہوتے تو خلافت متنازعہ فیہا کو خدا اور رسول کیطرف لیجاتے ؛

جواب:۔ وہ خدا اور رسول کیطرف لیگئے. کیونکہ اللہ نے انکو خلیفہ بنایا اور مسلمانوں کا اتفاق اُن پر ہوا اور خدا نے اپنے فضل سے اُنکو تائید کرکے اُنکی تصدیق کی۔ اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق وہ چلے. پس اللہ اور رسول اُن کے ساتھ ہیں اور حضرت علیؓ بھی اُن کی تائید میں ہے۔ جیسا کہ معاویہ کیطرف خط سے ثابت کیا گیا۔ اور آپ کے

جتنے اعتراضات ہیں بنصوص قرآنیہ کے صریح خلاف ہیں۔ قرآن کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ الآیۃ اور فَاَصبَحتُم بِنِعمَتِہٖ اِخوَانًا اور یَدخُلُونَ فِی دِینِ اللّٰہِ اَفوَاجًا اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم صحابہ کی شان میں فرماتا ہے ؛

آیت استخلاف پر سوال کرتے ہیں۔ کہ کشاف نے مِن کو بیانیہ لکھا ہے ؛

جواب۔ وہ شیعی ہے نہ سُنی مِن بیانیہ نہیں۔ بلکہ تبعیضیہ ہے۔ اور سارے مومن اچھے عمل والے بھی خلیفہ ہیں کیونکہ خلیفہ برحق کے وہ تابع ہیں۔ جیسے بنی اسرائیل کو فرمایا وَجَعَلَکُم مُلُوکًا۔ کہ اے بنی اسرائیل تمکو بادشاہ بنایا۔ حالانکہ ہر فرد بادشاہ نہیں ہوا تھا ؛

اصل بات یہ ہے کہ نبی بنانا بھی اللہ کا کام ہے۔ اور نبی کا نائب بنانا بھی اسیکا فعل جیسے نبی کی نبوت کا ثبوت اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت سے دیتا ہے! ایسے ہی اُن کے جانشینوں کا ثبوت بھی اپنے فعل سے وہ دیتا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے کلام میں یوں فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناؤں گا اور میں ہی اُنکو تمکنت بخشوں گا۔ پس ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خدا تعالیٰ کے رسُول کے نائب ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے قیصر و کسریٰ جیسے جبّاروں کو اُن کے خادموں کے پاؤں کے تلے روندا ؛

ہمنے یہ پیش کیا تھا کہ وہ سچّے مومن اور مہاجر ہیں۔ رسُول اور مومنین کی شہادت سے انکا ایمان ثابت ہے۔ اگر انکو مومن نہ مانا جائے۔ اور نہ خلیفہ برحق تو دین اسلام کا پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ پہلے پرچہ میں ہمنے شیعہ اثنا عشریہ کی کتب معتبرہ سے نقل عبارت حوالجات دئے مگر آپ کیطرف سے شکایت جاری ہے۔ کہ کسی شیعہ کی کتاب سے ثبوت نہیں دیا گیا۔ آپ ہمارے پرچہ اوّل کو دوبارہ غور سے پڑھیں وہاں ہمنے یہ بتایا ہے ؛

اور جسقدر آپنے اپنے مدعا کے اثبات میں حوالجات دئے ہیں وہ تصحیح نقل کے محتاج ہیں کیونکہ

حوالجات میں نقل عبارت کی آپ نے تکلیف نہیں اُٹھائی۔ آپ کے حوالوں کی نسبت مُشتے نمونہ از خروارے لیجئے۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۶۴ کا حوالہ دیکر آپ نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے لشکر اسامہ کو تیار نہیں کیا۔ اور پیچھے بیٹھ رہے۔ بلکہ تحفہ اثنا عشریہ کے اُسی صفحہ میں برخلاف اُس کے یوں لکھا ہے:

"بتجہیز جیش اسامہ ابوبکر برخلاف جمیع اصحاب نمودہ":

اور اسیطرح آپ نے تاریخ الخلفاء کے صفحہ ۳۵ کا حوالہ دیکر جو لکھا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے پس جبتک آپ اپنے حوالہ جات کی عبارتیں اپنی اصلی صورت میں پیش نہ کریں۔ قابل التفات نہیں۔ سنیوں کے کسی پیش کردہ مسئلہ کی آپ تردید نہیں کر سکے۔ اور علیؓ کا خلیفہ بلافصل ہونا یونہی کہتے چلے جاتے ہیں:

اگر آپ بیشمار مطاعن صحابہ بھی جمع کریں۔ تو قرآن کی ایک آیت آپکی تردید کیلئے کافی ہے۔ فَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْہُمْ سَیِّاٰتِہِمْ وَلَاُدْخِلَنَّہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰر کہ جو مہاجر ہیں انکی تمام برائیوں کو معاف کرونگا اور انکو جنتوں میں داخل کرونگا۔ اگر یہ کہیں کہ وہ مہاجر اللہ کیلئے نہ تھے حالانکہ خدا نے انکی تصدیق کی اور وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فرمایا اگر کوئی یہ کہدے کہ علیؓ کی ہجرت فاطمہؓ سے نکاح کی غرض سے نہ تھی نہ اللہ کے لئے تو اسکا کیا جواب ہوگا:

معاونین

مولوی غلام احمد صاحب

مولوی ظہور حسین صاحب

مولوی عبدالرحمٰن بھیراچی صاحب

مولوی جلال الدین شمس صاحب

مناظر

حافظ روشن علی صاحب

بقلم جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل

پرچہ ٹھیک ۲ بجے دن کے ختم ہوا۔ ذوالفقار علی بقلم خود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرچہ جواب الجواب

(۱) آپ نے پہلے پرچہ میں بھی اور اس پرچہ میں بھی اپنے دعوے کا کافی ثبوت نہیں دیا اور مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ جو لکھا وہ سب اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے اور خلاف قرآن لکھا ہے

(۲) آپ نے ہم سے تصحیح نقل کا سوال کیا ہے۔ وہ حسب شرائط نامہ کر دی جائے گی

(۳) البتہ بعض باتیں آپ کے اطمینان کیلئے کسیقدر اور وضاحت سے دوہراتا ہوں۔ ملاحظہ ہوں:۔

حضرات ثلاثہ امر بالمعروف کرنے والے نہیں تھے۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو علیؓ جو حق اور قرآن سے کسی وقت جدا نہیں ہوئے (خصائص نسائی مترجم) کاذب غادر خائن آثم نہ جانتے۔ اور اُن کے ساتھ حضرت عباسؓ عم رسولؐ بھی دوسرے گواہ نہ ہوتے۔ دیکھو مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۱ اور کتاب الامامتہ والسیاستہ صفحہ ۲۱ کُنَّ بَلَّغُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ نہ کہتی اور حضرت عمرؓ جُنبی کو پانی نہ ملنے کے عذر پر لَا تُصَلِّ نہ فرماتے۔ دیکھو تسہیل القاری پارہ ۲ صفحہ ۱۳۸ چھاپہ لاہور۔ اور یوں نہ فرماتے کہ اگر ایک مہینہ بھی پانی نہ ملے تو تیمم مت کرو۔ دیکھو ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۲۰۰۔ اور حضرت عثمانؓ حکم بن عاص مخرج رسول اللہ کو نہ بلا لیتے۔ اور مروان کو خمس وغیرہ نہ دیتے۔ بھر خلاف وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ دیکھو ترجمہ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ اور کتاب الامامتہ والسیاستہ صفحہ ۵۳۔ یہ سب باتیں اُن کی شاہد

ہیں کہ وہ آمر بالمنکر و ناہی عن المعروف تھے۔ جو علامات و اوصاف منافق سے ہیں۔

(۴) حضرات ثلاثہ نہ مسلم تھے نہ مہاجر کیونکہ صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی صفحہ ۶ میں مسلم اور مہاجر کی تعریف یہ کیگئی ہے۔ کہ المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ والمہاجر من ھجر مانھی اللّٰہ عنہ پس اگر وہ مسلم و مہاجر ہوتے تو رسول اللّٰہ کی بیٹی انکی ایذاؤں کے سبب رسول اللّٰہ کی جناب میں فریاد نہ کرتی جیسے کہ ہم اپنے پہلے پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور اگر صرف مکہ سے مدینہ آنے کا نام ہجرت اور مہاجرت ہوتا تو مسطح پر حد نہ پڑتی۔ حالانکہ مسطح بدری تھا۔ چنانچہ مشکوٰۃ ربع ہم صفحہ ۲۲۱ کے حاشیہ پر مذکور ہے اور اسکا مہاجر و بدری ہونا تفسیر دُر منثور جلد ۵ صفحہ ۳۰ چھاپہ مصر میں لکھا ہے ☆

(۵) حوالجات جو شرح نہج البلاغۃ کے نام سے دئیے گئے ہیں ہمیں نہیں معلوم یہ کونسی شرح ہے۔ اور کون شارح ہے۔ لہٰذا ان حوالوں کیطرف التفات ہمارے لئے جائز نہیں کیونکہ شروح نہج البلاغہ کی اہلسنت والجماعت نے بھی لکھی ہیں۔ اور شیعہ نے بھی لکھی ہیں ☆

(۶) خطبہ للّٰہ بلاد فلان میں ذرا آخری فقرہ ملاحظہ فرمائیے جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ دُنیا سے کوچ کر گیا۔ اور ایسے مختلف راستوں میں لوگوں کو چھوڑ گیا۔ کہ نہ جس میں گمراہ ہدایت پا سکتا ہے۔ نہ کسی ہدایت یافتہ کو یقین کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے ☆

اور ساتھ ہی اس کے جو کانٹ چھانٹ آپ نے اس خطبہ کی نقل و ترجمہ میں کی ہے اسکو بھی غور فرمالیجئے ☆

(۷) حضرت عثمانؓ و جناب علیؑ کو ہم پلہ ہونے میں جو آپ نے بحوالہ نہج البلاغہ لکھا ہے ذرا وہیں پر لفظ استسفرونی کو مدنظر رکھ کر دیکھئے کہ اس کلام میں جناب امیرؑ نے اپنی طرف سے حضرت عثمان کو کیا کہا ہے۔ اور لوگوں کیطرف سے سفارۃً کیا کہا ہے۔ اور پھر وہیں پر ذرا اس جملہ میں بھی غور فرمائیے۔ کہ جناب امیر نے حضرت عثمان کو کہا کہ فلا تکونن لمروان

سیقۃ لیسو فاث حیث شاء اس سے معلوم ہو جائیگا کہ حضرت عثمانؓ کسی کے تابع ہیں یا متبوع اور پھر تبلائے گا کہ خلیفہ رسول کی کیا شان ہوتی ہے۔

(۸) اور معاویہ کے نام خط جس کے بعض الفاظ بحوالہ نہج البلاغۃ آپ نے لکھے ہیں اور اُس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرات ثلاثہ خلیفہ رسولؐ تھے وہ جناب علی نے علے عقیدۃ القوم فرمایا ہے نہ کہ بنا بر تحقیق جیساکہ حقتعالیٰ نے بھی جہنمی کو خطاب فرمایا ہے۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ نیز اگر جناب امیر حضرات ثلاثہ کو خلیفہ رسول جانتے۔ تو خود اُنکی بیعت سے انکار نہ کرتے۔ اور اُنکو جھوٹا۔ بے وفا خیانتی گنہگار نہ سمجھتے۔ چنانچہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور پہلے پرچہ میں بھی مذکور ہو چکا ہے۔

(۹) یہ کہیں ثابت نہیں کہ جناب فاطمہؑ حضرت ابوبکرؓ کو حاکم شرعی سمجھ کر اُن کے پاس اپنا مقدمہ لیگئیں البتہ یہ ظاہر ہے کہ وہ حضرت ابوبکر پر اتمام حجت کرنے کو تشریف لے گئیں۔ اور ثابت کر دیا کہ حضرت ابوبکر سراسر مخالف قرآن ہیں۔ کیونکہ پارہ ۵ رکوع ۲ میں اللہ فرماتا ہے۔ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے جناب فاطمہؑ کے جواب میں اپنی بنائی ہوئی حدیث کہ دی۔ کہ نحن معاشر الانبیاء لانرث ولانورث ما ترکنا لا صدقۃ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب فاطمہؑ دنیا سے حضرت ابوبکرؓ پر رنجیدہ غضبناک گئیں۔ ملاحظہ ہو صحیح بخاری چھاپہ مجتبائی ص ۴۳۵ و ص ۶۰۹ اور کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص ۲۱ و ۲۳۔

(۱۰) ذرا فرمائیے کہ روم و فارس کے لوگ جب خادم بنائے گئے تھے۔ اس وقت شرار امت کون تھا۔ اور خیار امت کون تھا۔ جس خیار امت پر وہ شرار امت مسلط ہوا۔ دیکھئے مشکوٰۃ ربع ۴ ص ۳۳۶۔ اس کے ملاحظہ کے بعد آپ پر قیصر و کسرےٰ والی فتح کی حقیقت کھل جائے گی۔ اور معلوم ہو جائیگا۔ کہ حضرات ثلاثہ کے ایمان اور خلافت کی ......

کیا شان ہے ؛

(۱۱) پارہ ۴۔ رکوع ۵ میں ہے۔ کہ لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ط یعنی اگر تم ایماندار ہو۔ تو بمقابلہ کفار سستی اور بیدلی نہ کرو ہیں اگر حضرت عمرؓ اور اُن کے ساتھ والے ایماندار تھے تو بمقابلہ عمرو بن عبدود جنگ خندق میں سست بیدل و خوفزدہ کیوں ہوئے۔ باوجودیکہ رسول خدا نے فرمایا بھی۔ کہ اگر ہمارا کوئی دوست ہے تو اس دشمن کا شر ہم سے دفع کرے۔ دیکھو معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۱۲۹ اور روضۃ الصفا جلد ۲ غزوۂ خندق ؛

نیز حضرت عمرؓ بسبب خوف جان کے کفار قریش کے پاس خط لیجانے سے معذوری ظاہر نہ کرتے۔ دیکھئے معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۱۵۲ اور ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۱۱۴ ؛

سید غلام علی شاہ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلم خود

اسماء معاونین

(۱) مولوی سید سیف علی شاہ صاحب

(۲) حکیم سید احمد علی شاہ صاحب۔

(۳) حافظ سید ذو الفقار علیشاہ صاحب۔

(۴) مولوی ڈاکٹر سید اکبر علی شاہ صاحب

نقل دستخط صدر جلسہ بحروف انگریزی۔

دیوبداس صاحب ہیڈ ماسٹر ایس۔ ڈی۔ ہائی سکول جلالپور جٹاں

ٹھیک ساڑھے چھ بجے سے لیکر ساڑھے سات پر ختم کیا گیا ؛

نقل دستخط محافظ۔ جلال الدین شمس۔ مولوی فاضل ؛

شام کے پورے آٹھ بجے پرچہ لکھنا شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علیشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پرچہ آخری جواب جواب الجواب

(۱) آپ پھر افسوس کرتے ہیں کہ مسلمات شیعہ سے کچھ نہیں لکھا۔ گویا آپ کے نزدیک نہج البلاغہ اور اسکی شرح مصنفہ ابن ابی الحدید اور کلینی اور تفسیر مجمع البیان اور ناسخ التواریخ اہل سنت کی کتابیں ہونگی۔ اللہ رے واقفیت اپنے مذہب سے ۔

(۲) قرآن کریم سے قریباً آٹھ آیتیں پیش کیگئیں۔ وہ بھی سنیوں کی کتاب ہی آپ کے نزدیک ہوگی غالباً آپ کا قرآن تو امام غائب کے ساتھ ہی غائب ہوگا۔

(۳) ایک اور آیت لیجیئے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کے جو مہاجر مجاہد فی سبیل اللہ ہوئے اور انکو پناہ دینے والے انصار ہوئے وہ پکے مومن ہیں۔ مہاجرین و انصار کا فیصلہ حضرت علیؓ نے حجت مانا ہے۔ اور وہ خط جو انہوں نے معاویہ کو لکھا۔ اگر تحقیق نہ ہوتی تو موجب رضاء الٰہی اسکو قرار دیتے۔ کیا آپ کے نزدیک اگر معاویہ یہ کہدیتا کہ چونکہ آپکے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ اسلئے آپ اپنی خلافت کا ثبوت صحیح دیجئے تو میں تب مانوں گا تو اُن کے پاس کیا جواب تھا۔ آخر کبھی بھی تو انہوں نے اپنی خلافت کا صحیح ثبوت پیش کیا ہوتا ہو۔

(۴) آپ کا پیش کرنا کہ مسلم میں عمرؓ کا قول ہے کہ علیؓ کی رائے اُس کے اور ابوبکرؓ کے متعلق کاذب غادر آثم اور خائن کی ہے۔ اور اس کے ساتھ عباسؓ عم رسول اللہ کو بھی

شامل کیا ہے۔ کاش اس کے ساتھ عباس کی رائے علیؓ کے متعلق بھی بیان کر دیتے جو عمر رسول اللہ
ہیں۔ جو عمرؓ کے سامنے علیؓ کی شکایت پیش کرتے ہوئے کاذب غادر خائن آثم الفاظ سے
یاد کرتے ہیں علیؓ نے تو اپنے الفاظ میں یہ شیخین کی نسبت قطعاً نہیں کہا۔ یہ تو عمرؓ نے انکو ڈانٹتے
ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ حدیث کہ رسول اللہ کا ورثہ مال کیصورت میں تقسیم نہیں کیا جائے گا۔
پھر ابو بکر کی عدالت میں آئے پھر میری عدالت میں فیصلہ لیا۔ کیا ابو بکر و مجھ کو کاذب غیر سمجھتے ہو
چاہیئے تھا کہ علیؓ کہتے کہ ہاں صاحب ایسا ہی خیال کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو الفاظ مسلم
بیان وارد ہوئے ہیں۔ یہ حدیث بخاری اور ابو داؤد میں ہے لیکن یہ چار القاب ان میں نہیں کیونکہ
یہ مسلم کی ان احادیث میں سے ہے۔ جو انہوں نے ادنےٰ طبقہ کی بیان کی ہیں۔ جیسا کہ وہ
اپنی کتاب کے مقدمہ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ مقدم میں وہ حدیثیں لاؤں گا۔ جن کے راوی
اعلےٰ ہوں گے۔ اور اس کے بعد ادنےٰ لوگوں کی۔ چنانچہ یہ حدیث اپنے محل کے لحاظ سے
باب کی چوتھی حدیث ہے۔ ورنہ جو عقیدہ عمر اور ابو بکر کی نسبت بالفاظ علیؓ مسلم نے بیان
کیا ہے۔ وہ یہ ہے ۔

فالتفت الیہ فاذا ھو علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احداً احب الی
ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع
صاحبیک وذالک انی کنت اکثر اسمع رسول اللہ یقول جئت انا و
ابوبکر وعمر الحدیث (مسلم جلد ۲ ص ۳۱۷ مطبوعہ مصر) ابن عباسؓ حضرت عمرؓ کی وفات
کے بعد کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہ علیؓ ان کی چارپائی کے پاس آئے۔ اور رحم ظاہر کیا عمرؓ پر
اور کہا اے عمر تو نے کوئی شخص اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ کہ وہ میرے لئے نمونہ ہو۔ کہ اس جیسے عمل
کر کے میں اللہ کے دربار میں جاؤں مجھے یقین تھا کہ اللہ تجھے اپنے دونوں ساتھیوں
کے ساتھ ملائیگا۔ کیونکہ میں اکثر دفعہ رسول اللہ کو الفاظ میں تیرا اور ابو بکر کا ذکر اکٹھا ہی پاتا تھا

(۵) حضرات اصحاب ثلاثہ مسلم اور مہاجر تھے۔ چنانچہ نہج البلاغہ اور اس کی شرح سے پہلے پرچہ میں بتادیا گیا ہے کہ وہ مہاجر مسلمان تھے اور اُنکے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو کوئی بے جا ایذا نہیں پہنچی۔ حق کیلئے کسی کو تکلیف پہنچانا وہ خدا کیطرف سے جزا ہے۔ نہ کہ پہنچانے والوں کیطرف سے۔ اگر غلطی سے زہرا ناراض ہوئیں تو پھر اُن کا راضی ہونا بھی آپ کی کتابوں سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ اور دو دفعہ علیؓ سے فاطمہؓ کا ناراض ہونا ثابت ہے اور علیؓ کا انکو راضی کرنا ثابت نہیں۔ جیسا کہ مفصل پہلے لکھا جا چکا ہے ٭

(۶) نہج البلاغہ کی شرح عبد الحمید ابن ابی الحدید شیعہ کی ہے ٭

(۷) نہج البلاغہ میں جو ابوبکر یا عمر کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ فقرہ کہ وہ چلا گیا۔ اور لوگوں کیلئے ایسے طریقوں کو چھوڑ گیا۔ کہ اب گمراہ اس میں راستہ نہیں پا سکتا۔ یہ تو فقرہ حضرت علیؓ کی مذمت ہے۔ جب علیؓ جیسا نور بیٹھا ہو۔ تو کیوں لوگ ہدایت نہیں پاتے۔ اور عمر کی یہ مذمت نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اس کے متعلق کہہ چکے ہیں کہ اس نے خدا خوفی سے اللہ کے حقوق ادا کر دئیے ٭

(۸) ہم نے جو حضرت علیؓ کے قول سے عثمانؓ کی مساوات علمی کو ثابت کیا ہے وہ تو انکے صاف الفاظ سے ظاہر ہے۔ باقی علیؓ لوگوں کے خیالات سے متاثر ہو کر خلیفۂ وقت کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو لوگوں کا سفیر قرار دیتے ہیں ٭

(۹) فاطمہؓ کا ابوبکرؓ کے پاس شرعی حکم سمجھ کر نہ جانے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا کیونکہ انہوں نے دعوائے میراث پیش کیا ہے۔ اور پہلے پرچہ میں اصول کافی کے حوالہ سے بتایا جا چکا ہے کہ میراث اور دین کا دعوائے اگر مدعی کا حق بھی ہو۔ تو بھی غیر شرعی کے پاس لیجانا گناہ عظیم ہے۔ اور اگر وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے۔ تو اس کا لینا مدعی کے لئے حرام ہے ٭

(۱۰) تعجب ہے کہ ابوبکر کی پیش کردہ حدیث کا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ کو آپ خود تراشیدہ حدیث بتاتے ہیں۔ حالانکہ اس حدیث کو ماننے والے اور جاننے والے علاوہ ابوبکر کے مندرجہ ذیل اصحاب ہیں۔ علیؓ۔ عمرؓ۔ عباسؓ عبدالرحمٰن بن عوفؓ عثمانؓ۔ سعدؓ۔ زبیر بن عوام۔ حذیفہ ہیں۔ اور اسی کی تائید شیعوں کی مسلمہ کتب سے لیجئے۔ ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثھم (اصول کافی کتاب العلم ص۱۷) کہ انبیاء نے درہم اور دینار کا وارث نہیں بنایا۔ صرف اپنی باتوں کا وارث کیا ہے۔ جیسا سلیمان داؤد کا وارث ہوا۔ جیسے ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہوئے۔ اصول کافی ص۱۳۷ ۔

(۱۱) اصحاب ثلاثہ کے بزدل ہونے کی اچھی کہی۔ جب تک وہ زندہ رہے شیر خدا کو دم نہ لینے دیا۔ چڑیوں کیلئے بسیرے ہوئے اور لومڑیوں کیلئے ماندیں۔ پر اسد اللہ الغالب علی کل غالب کو چپہ بھر زمین کا مالک نہ ہونے دیا۔ اور آپ کی پیش کردہ آیت جس میں مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کہ تم ہی اونچے رہو گے۔ علیؓ کو خاص فائق ثابت کرتی ہے۔ کیا اس آیت سے آپ کو یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اصحاب ثلاثہ بوجہ غالب ہونے کے مومن ہیں ۔

(۱۲) اور آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت علیؓ نے حضرات ثلاثہ کی بیعت سے انکار کیا ہے اپنی کتابوں سے پرلے درجہ کی ناواقفیت پر دلیل ہے۔ اصحاب ثلاثہ کی انہوں نے بیعت کی۔ آپ ناسخ التواریخ ہی پڑھ لیتے۔ کہ جس میں حضرت ابوبکر و عمر کی بیعت کے علاوہ حضرت عثمان کی بیعت کے متعلق لکھا ہے۔ ثم مدیدہ فبایعہ (ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب دوئم صفحہ ۴۹ کہ حضرت علیؓ نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت کی ۔

ہم نے قرآن مجید سے اصل دلائل پیش کئے۔ اور کتب شیعہ سے پوری تائید پیش کی اور

جو کچھ سوالات شیعہ کیطرف سے پیش کئے گئے اُن کی تردید کی۔ اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا اُن کیطرف سے قرآن کے مقابلہ میں قرآن۔ حدیث کے مقابلہ میں حدیث اور تاریخ کے مقابلہ میں تاریخ نہیں پیش کر سکے۔ اور جو کچھ اُنہوں نے پیش کئے اُنکے حوالجات کی غلطیاں اس سے پہلے پرچہ میں بتا چکے ہیں۔ ایک نمونہ اسمیں لکھا جاتا ہے جو انہوں نے لکھا ہے کہ کامل جلد ۳ صفحہ میں لکھا ہے کہ صحابہ نبی نے حضرت عثمان پر یہ اعتراض کیا۔ کہ اس نے دین نبی کو بگاڑ دیا ہے اور مفسدہ میں ڈالدیا ہے حالانکہ یہ کامل کے اس صفحہ میں موجود نہیں ہے ایسا ہی مشکوٰۃ کی حدیث کے معنے غلط کئے گئے ہیں۔ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے واسطے تمہارے تو تم پیروی کرتے اُنکی اور چھوڑ دیتے تم مجھ کو اور البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھے راستہ سے۔ حالانکہ حدیث کے الفاظ او بدلہ لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ہیں کہ اگر موسیٰ کے ظاہر ہونے پر اُس کی پیروی کرو۔ اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ۔ اور اس سے پہلے پرچہ میں باوجود تقاضا کرنے کے بھی حوالجات کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مناظر

حافظ روشن علی صاحب　　　بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

معاونین

(۱) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل (۳) مولوی عبدالرحمن صاحب بھراجی

(۲) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل (۴) جلال الدین شمس مولوی فاضل۔

ٹھیک ۹ بجے شب کے تحریر ختم ہوئی۔

سید ذوالفقار علی بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونتوکل علیہ ونصلی علی محمدٍ وآلہ الطاہرین ۔

اما بعد ۔ دعوےٰ شیعہ اثنا عشریہ بمقابلہ اہل سنت والجماعت کہ جناب امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلافصل و نائب برحق ہیں ۔

ابوبکر و عمر و عثمان ایماندار نہ تھے ۔ اور نہ محمد الرسول اللہ کے خلفاء یعنے نائب برحق تھے ۔

تاریخ مناظرہ ۲۵ و ۲۶ فروری ۱۹۲۳ء ہوگی

سید سیف علی شاہ ساکن حبلالپور جٹاں ۔ بقلم خود
۲۰ فروری ۱۹۲۳ء

راقم سرنداس شاہد بقلم خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونستعینہٗ ونتوکل علیہ وھو السمیع البصیر۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین ؛

(۱) ہم پر خلافت بلافصل علیؑ اور عدم ایمانداری حضرات ثلاثہ کی اور اُن کا خلیفہ نبیؐ نہ ہونا بمقابلہ اہل سنت والجماعت رکھا گیا ہے جس کے بارے میں ہم فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ پہلے آیۂ قرآنی پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ اس آیت کے بموجب جناب علیؑ رسولؐ اللہ کے خلیفہ بلافصل ہیں۔ کیونکہ آیت میں ولی بمعنے حاکم ہے۔ نہ کہ بمعنے دوست وغیرہ۔ اس واسطے کہ اگر لفظ ولی کے معنے حاکم نہ لئے جاویں۔ تو لفظ ولی کا یہاں پر مذکور ہونا کچھ حقیقت نہ رکھیگا۔ اور تفسیر کبیر فخرالدین رازی اور تفسیر غرائب القرآن اور مطالب السئول اور تذکرہ خواص الامتہ وغیرہ کتب اہل سنت والجماعت میں موجود ہے کہ یہ آیت شان جناب علیؑ میں نازل ہوئی ہے پس جبکہ خدا کا مقرر کیا ہوا حاکم موجود ہو۔ تو اس کی موجودگی میں کسی دوسرے کو حکومت دینی یعنے خلافت نبیؐ کا وارث یا مالک سمجھنا سراسر باطل ہے۔ پس جبکہ اس کی موجودگی ہیں اور کوئی خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ تو علیؑ ہی کے خلیفہ بلافصل رسولؐ ہونے میں کوئی شک نہ رہا ؛

(۲) ترجمہ تاریخ ابو الفدا جلد ا صفحہ ۲۷۷ تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۸ روضتہ الصفا جلد ۲ صفحہ ۵۱ کنز العمال جلد ۶ کتاب الفتن صفحہ ۳۹۷ میں ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے تمہارے درمیان۔ اسکی سنو اور اطاعت قبول کرو۔ چونکہ رسول اللہؐ نے سوائے علیؑ کے اور کسی کے لئے ایسی نص نہیں فرمائی۔ لہذا علیؑ کے خلیفہ

بلا فصل ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا ۞

(۳) خصائص نسائی مترجم صـ۲ حدیث نمبر ۲۳ میں ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اے علیؑ تو میرا خلیفہ ہے ہر ایماندار میں بعد میرے "چونکہ ایسی نص حضرت صلعم نے سوائے علیؑ کے اور کسی کے حق میں نہیں فرمائی۔ لہذا ثابت ہوا کہ خلیفہ بلا فصل علیؑ ہی ہیں ۞

(۴) ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۴۷ میں ہے کہ علیؑ کے بارہ میں فرمایا حضرتؐ نے اما ترضی ان یکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس بعدی نبی انہ لا ینبغی ان اذھب الا انت خلیفتی رسول اللہؐ کی طرف سے یہ نص صریح ہے۔ کہ علیؑ بعد از نبی خلیفہ بلا فصل ہیں۔ کیونکہ اور کسی کے بارے میں ایسا نہیں فرمایا ۞

(۵) ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۴۷ اور خصائص نسائی مترجم صـ۵۳ میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علیؑ ولی ہیں ہر مومن کے پیچھے میرے اس حدیث میں ولی بمعنے دوست نہیں ہے۔ کیونکہ دوست تو ہر مومن کے رسول اللہؐ کی حیات میں بھی تھے۔ اور کسی وقت میں بھی وہ جناب کسی مومن کے دشمن نہیں تھے پس معلوم ہوا کہ حدیث میں ولی بمعنے حاکم لغات عرب اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۵ رکوع ۴ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۞ اور پارہ ۲۵ رکوع ۲ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ملاحظہ ہو ۞

(۶) خصائص نسائی مترجم صـ۳ میں ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں ولی ہوں اس کا علیؑ ولی ہے۔ اس حدیث میں بالکل صاف ہے۔ کہ اللہ رسول اللہ کا حاکم ہے۔ اور مومنین کے حاکم رسول اللہ ہیں۔ اور جس کے حاکم رسول اللہ ہیں اس کے حاکم علیؑ ہیں ۞

(۷) حدیث ثقلین یعنے انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی الخ جوکہ کتاب مشکوۃ ومشارق الانوار صفحہ ۸۳ وغیرہ میں اہل سنت والجماعت کے موجود ہے۔ اور صاحب صواعق محرقہ نے لکھا ہے کہ بیس سے زیادہ طرق کیساتھ یہ حدیث وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ دیکھئے براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے۔ کہ علیؑ رسول اللہؐ کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اس لئے کہ وہ اہل بیت رسولؐ میں ہیں (چنانچہ دیکھئے مشکوۃ باب مناقب اہلبیت) اور روضۃ الندیہ ۱۶۵ میں ہے کہ علیؑ راس الآل ہیں۔ اور دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ اہلبیت معصوم ہیں۔ پس نتیجہ صاف یہ نکلا کہ علیؑ معصوم ہیں۔ اور معصوم کے ہوتے غیر معصوم حاکم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کوئی بھی فرد بشر نہیں کہہ سکتا کہ حضرات ثلاثہ معصوم تھے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ علیؑ جیسے معصوم کی موجودگی میں حضرات ثلاثہ جو غیر معصوم ہیں۔ خلیفہ ہو سکیں ۔

(۸) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات ثلاثہ رسولؐ اللہ کی طرف سے مامور تھے کہ پیروی کریں علیؑ کی۔ اور اُن کے محکوم رہیں کیونکہ حضرات ثلاثہ اہلبیت میں سے تو ہیں نہیں اور یہ حکم رسولؐ قیامت تک کے لوگوں کیلئے یکساں ہے۔ کہ وہ اہلبیت کے مطیع ومحکوم رہیں۔ ورنہ گمراہی اور ضلالت سے بچ نہیں سکتے۔ اور جو شخص اہلبیت کی موجودگی میں حاکم یعنی خلیفہ نبی بن بیٹھے۔ اور اہلبیت سے اپنے لئے بیعت چاہے۔ کیا وہ حکم رسول کا مخالف نہ ہوا اور گمراہی ضلالت میں نہ پھنسا۔ تو کیا گمراہ اور ضال ایماندار ہو سکتے ہیں۔ اور پھر اس پر یہ کہ خلیفہ نبی کہلائیں۔ العجب ثم العجب۔

(۹) ازالۃ الخلفاء قلمی ورق ۲۴۷۔ خصائص نسائی مترجم۔ مشکوۃ وغیرہ کتب مستندہ اہل سنت والجماعت میں موجود ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں۔ اسکا علیؑ مولیٰ ہے۔ مولیٰ کے معنی ہیں اولیٰ بالتصرف چنانچہ

دیکھئے صحیح بخاری کی تفسیر سورۃ الحدید میں۔ پس جبکہ اولیٰ بالتصرف موجود ہے اور ایسا اولیٰ بالتصرف کہ خود جسکو حضرت عمرؓ نے اولیٰ بالتصرف مانا ہوا ہے۔ کہ یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولیٰ کل مؤمن ومؤمنۃ (دیکھئے مشکوۃ ربع ۴ ص ۲۹۷) تو انکی موجودگی میں حضرت عمرؓ کا اپنی حکومت اور خلافت کا مدعی ہونا حضرت عمرؓ کیلئے کیونکر منافی ایمانداری نہ ہوگا۔ کیونکہ اپنے کہے کا خلاف کرنے والا منافق ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھئے صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں خدا فرماتا ہے۔ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِي قُلُوْبِهِمْ۔ اور حضرت عمرؓ و حضرت ابوبکرؓ ایماندار ہوتے جناب علیؑ کو معصوم میں انکو ہرگز کاذب۔ خائن۔ غادر۔ آثم نہ جانتے۔ اگر کہیئے کہ صحیح مسلم میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عباسؓ نے جناب امیرؑ کو بھی ایسے الفاظ سے یاد کیا۔ تو یہ صحیح مسلم اہل سنت والجماعت کی کتاب ہے۔ شیعہ اثناعشریہ پر کیونکر حجت ہوسکیگی۔ اور شیعہ یہ کب مانتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے۔ بلکہ بہت سا حصہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں کی عدم دیانتداری کیوجہ سے یہ بھی اعتبار نہیں رہا کہ انہوں نے جو کچھ بھی فضائل اہلبیت میں لکھا ہے۔ وہ لطیب خاطر لکھا ہے یوں تو کلمہ پڑھنے کو منافق بھی پڑھ لیا کرتے ہیں۔ مگر جب تک دل سے کلمہ کی تصدیق نہ کریں گے ان کا کلمہ پڑھنا بھی قبول نہ کیا جائیگا۔ چنانچہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ؕ ذرا غور کیجئے۔ کہ منافق بیچارے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ رسالت رسول برحق کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور خدا شہادت دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ایمانداری کسی اور ہی چیز کا نام ہے ٭

ہم تو اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے اس واسطے اپنے دعوے کی دلیل پیش کیا کرتے ہیں بمقابلہ اہل سنت والجماعت تاکہ اُن کو مجال چون وچرا نہ رہے۔ کیونکہ وہ اُنکی مانی ہوئی کتابیں ہیں۔ اگر ہم ایسی کتاب سے دلیل پیش کریں جو اُنکے مذہب کی نہ ہو۔ تو وہ کیونکر اُسے اپنے اوپر حجت مان لیں گے۔ دیکھئے اپنی مسلمہ کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی میں کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ ھذا اللفظ الذی وقع لایلیق ظاہرہ بالعباس وحاش لعلی ان یکون فیہ بعض ھذہ الاوصاف فضلاً عن کلھا۔ اور اسمیں بھی اچھی طرح غور کر لیجئے۔ کہ اس ساری حدیث کو کسی طرح سے شارح صحیح مسلم نے مجروح ومقدوح نہیں کیا؛

(یہاں سیف علی شاہ سے امداد لیکر پارہ ہفت قرأت نکلوایا محمد عبدالرحمن)

(۱۰) سورۃ الانشراح کی تفسیر میں دیکھئے۔ رسول اللہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ اِذَا فَرَغْتَ من امر النبوۃ فَانْصَبْ خلیفہ (پارہ ہفت قرأۃ مطبوعہ حیدری بمبئی)

تو اب اہلسنت والجماعت فرمائیں کہ اس حکم کے بموجب رسول اللہ نے کس کو خلیفہ مقرر کیا؟ کیا حضرات ثلاثہ کو یا علی مرتضے کو۔ بیشک حضرات اہلسنت والجماعۃ ہرگز کہیں نہیں دکھلا سکتے کہ رسول اللہ نے حضرات ثلاثہ کو خلیفہ کیا۔ ہاں یہ دکھلائیں گے کہ ان کی خلافت کی بنا اہل سقیفہ کی پنچایت پر ہے۔ اور عوام کو خوش کرنے کیلئے یہ کہدیں گے کہ اہل سقیفہ کا فعل خدا کا فعل ہے۔ مگر یہی بات ہے تو اہل سنت کے پاس کیا دلیل ہے کہ کسی چور یا بطال کے فعل کو فعل خدا نہ کہیں۔ یہ بات بھی واضح ہو جانا چاہئے۔ کہ اہل سقیفہ اُس تعریف کے موافق ومطابق مہاجر تھے۔ جو صحیح بخاری سے اس سے پہلے پرچوں میں شیعہ اثناعشریہ دکھلا چکے ہیں۔ دیکھئے جن مہاجرین وانصار کے معاملات باہمی مشورت سے طے پایا کرتے ہیں۔ (نوٹ) مولوی فیض محمد سے امر کی قسمیں مختصر معانی سے دریافت

کی گئیں۔ اور انہوں نے سورۂ قسمیں بتائیں۔ بمعہ عبد الرحمٰن) وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ الخ
جو اوصاف ان لوگوں کے جن کے معاملات باہمی مشورت سے طے پاتے ہیں۔ اس آیہ میں
مذکور ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی ایک وصف بھی اہل سقیفہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس
امر کو اہل سنت والجماعت امر خلاف ثابت کر سکتے ہیں!

(۱۱) ذرا دیکھئے مطالب السئول اور تذکرہ خواص الامۃ میں یوم غدیر کا احوال
کہ جب وقت رسولؐ اللہ نے ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابہ کے درمیان جناب علیؑ کو حاکم اور
اولیٰ بالتصرف تمام مومنین پر مقرر فرمایا ہے۔ تو پھر معلوم ہوا کہ علیؑ خلیفہ بلافصل
ہیں یا نہیں۔ اور جو کوئی علیؑ کو مولیٰ نہ جانے وہ وصف ایمانداری سے علیحدہ ہوتا
ہے یا نہیں؟

میرے اہل سنت والجماعت بھائیو! دنیا کی چند روزہ حکومت کسی طرح سے مل
جانے پر کوئی شخص خلیفۂ نبی نہیں ہو سکتا۔ ورنہ جارج پنجم اور قیصر جرمن اور بالشویک
سب خلفائے نبی ہو جائیں گے۔ اور آیت استخلاف کے پورے پورے مصداق بقول
اہل سنت والجماعت اور حضرات ثلاثہ سے کہیں بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ جتنی حکومت ملکی
جارج پنجم۔ قیصر جرمن وغیرہ کی ہے۔ اتنی حضرات ثلاثہ کی وسعت ملکی نہ تھی۔

(۱۲) حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ زوجۂ رسولؐ تھیں۔ پس وہ حضرت فاطمہؑ کی
ماں ٹھہریں۔ تو اب حضرت عمرؓ فاطمہؑ کے نانا ہوئے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ حضرت
عمرؓ نانا فاطمہؑ کے فاطمہؑ کی بیٹی سے جو حضرت عمرؓ کی پڑنواسی ٹھہریں۔ بقول اہلسنت
نکاح کریں۔ اور اس پر تعجب کہ حضرت عمرؓ اس وقت ۶۴ یا ۶۵ سال کے ہوں۔ اور
ان کی پڑنواسی حساب کرنے سے کوئی ۵۔۶ سال کی ہو۔ واہ رے موافقت قرآن مین

(۱۳) حضرت فاطمہؑ تادمِ زیست حضرت ابوبکرؓ پر راضی نہ ہوئیں۔ دیکھئے

صحیح بخاری صفحہ ۴۳۵۔

(۲۴) حافظ رکن شریف علی صاحب کل بالا علانات فرما چکے ہیں کہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابل فنا ہی ہوا کرتے ہیں۔ اب اہل سنت خود ہی انصاف فرمائیں کہ بقول حافظ صاحب اپنے منتخب کردہ مناظر کے وہ کیا ٹھیرے ؟

سید غلام علی شاہ ۔ مناظر شیعہ اثنا عشریہ بقلمہ

معززین

جناب سید اکبر علی شاہ صاحب
جناب حکیم جمشید علی صاحب
جناب ذوالفقار علی شاہ صاحب
جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

صدر جلسہ

نقل دستخط بحروف انگریزی
لالہ ملک راج صاحب سیکنڈ ماسٹر
ایس ڈی ہائی سکول جلالپور جٹاں

نقل دستخط محافظ

پرچہ گیارہ بجے رات ختم ہوا
محمد عبدالرحمن قادری بھراجی بقلم خود

نوٹ۔
مینے ایک سگرٹ مانگ کر اہل شیعہ سے
لیکر پیا۔ محمد عبدالرحمن

گیارہ بج کے ۔۵ منٹ پر شروع کیا گیا۔ سید ذوالفقار علی محافظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پرچہ اوّل جواب

شیعان نے حضرت علی رضی کے خلیفہ بلا فصل ہونے کے لئے دو آیتیں پیش کی ہیں :۔

اوّل :۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الآیۃ

جواب ۔ یہ دلیل بالکل صحیح نہیں ۔ جس کے وجوہ یہ ہیں :۔

کہ لفظ اِنَّمَا کلمہ حصر کا ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد اگر علیؓ ہوں ۔ تو باقی ائمہ مسلمہ شیعہ کی خلافت باطل ہوئی ۔

(وجہ دوم) یہ کہ لفظ ولی دوست اور ناصر اور حاکم کے معنے میں مشترک ہے ۔ لفظ مشترک کسی ایک معنی میں قطعی حجت بلا دلیل نہیں ہو سکتا ہو

وجہ سوم ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لفظ جمع ہے پس اس امر سے مراد صرف علیؓ لینا کم ہے

وجہ چہارم یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ زکوۃ دینا علیؓ پر صادق نہیں آسکتا ۔ جب تک کہ ثابت نہ کیا جائے ۔ کہ وہ مالک نصاب آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا ۔

وجہ پنجم یہ ہے کہ اگر اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ آیت مذکورہ میں سے مراد علی ہو ۔ تو اس سے دوستی کرنے والے گروہ کو اللہ تعالیٰ نے غالب فرمایا ہے ۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے

وجہ ششم ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں پہلی صفت ایمان ہے ۔ ایمان علیؓ کی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی ۔ کوئی شبہ کر سکتا ہے کہ وہ بوجہ آنحضرتؐ کے گھر میں پرورش پانے کے بظاہر ساتھ ملا ہوا ہو ۔ اور رشتہ فاطمہؓ کی وجہ سے ہجرت کی ہو ۔

وجہ ہفتم ۔ جو حوالجات سنیوں کی کتب سے پیش کئے گئے ہیں ۔ اس لئے کہ مراد اس آیت میں

علیؓ ہیں۔ ان کا اندراج بغرض تردید قول شیعہ ہے۔ نہ کہ اصل قول کے لحاظ سے سنیوں کے نزدیک حجت کتاب اللہ ہے۔ اور وہ حدیث رسول اللہ ہے جو صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔ چار اماموں میں سے کسی کا قول خود اس امام کی کتاب میں سے دکھایا جاوے اوّل سے آخر تک کتاب اللہ جیسا وہ کسی کو صحیح نہیں جانتے ۔

وجہ ہشتم۔ اس آیت میں ولی کے معنے محب ناصر کے موزوں ہیں۔ کیونکہ یہ آیت نصاریٰ اور یہود کی دوستی سے روکنے کے بعد اللہ اور رسول اور مومنوں کی دوستی کی ترغیب دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ آیت اصحاب ثلاثہ کی تائید میں ہے جس کی دو وجہیں ہیں۔

ایک۔ یہ کہ اس آیت سے پہلی آیت یہ ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ الآیہ کہ اے مسلمانوں جو مرتد ہوگا تو خدا ایک غالب قوم کو لائیگا۔ جو کافروں پر غلبہ حاصل کریں گے۔ اور مومنوں کے ساتھ نرمی کریں گے۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوں گے۔ عرب لوگ مرتد ہوئے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد پھر اُن کے مسلمان بنانے کیلئے سوائے ابوبکر اور اس کے اصحاب کے اور کون کھڑا ہوا ؟

دوسری۔ وجہ یہ کہ اس آیت کے بعد وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے دوستی رکھنے والوں کو اللہ کا غالب گروہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ اصحاب ثلاثہ ہیں۔

علاوہ ازیں اگر وہ خلیفہ بلافصل تھے۔ تو جب ابوبکرؓ کی طرف وہ بلائے گئے۔ تو تب انکو اعلان کرنا چاہیئے تھا۔ عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کے وقت انکو اعلان کرنا چاہیئے تھا۔ اور اپنی بیعت کے وقت انکو اس بات کا اعلان کرنا چاہیئے تھا حالانکہ انکو لوگوں نے مجبور کر کے خلیفہ بنایا۔ چنانچہ نہج البلاغہ مشہدی ورق ۳۰۔ ا۔ اور ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب دوئم صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے۔ دعونی والتمسوا غیری وان ترکتمونی فانا کاحدکم ولعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم

وانا لکم وزیرا خیرا لکم منی امیرا۔ جسکا ماحصل یہ ہے لوگو مجھے چھوڑ دو کسی

اور کو تلاش کرو میں جسے بھی تم خلیفہ بناؤ گے۔ اس کا خوب مطیع اور حکم سننے والا ہونگا

اور میرا وزیر رہنا تمہارے لئے نہایت اچھا ہے میرے امیر ہونے سے ؏

پس علی رضؓ کا خلیفہ بلا فصل ہونا شیعوں کا دعوے بلا دلیل اور سراسر

باطل ہے۔

(۲) نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ صرف کسی سنّی کی کتاب سے کسی حوالہ کا بلا حوالہ لکھے

کے نشان دے دینا سنیوں پر حجت نہیں۔ جب تک جو حدیث آپ نقل کریں سنیوں

کے ائمہ تنقید سے اس حدیث کی تصحیح اور اُن روایات کا ثقہ ہونا جو اس کی سند میں

وارد ہیں۔ ثابت نہ کریں۔ وہ کسی سنّی پر حجت نہیں۔ اور نہ قابل التفات ہے۔ جتنی احادیث

کے آپ نے حوالہ کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ نقل عبارت نہیں کی۔ اس لئے وہ قابل التفات

نہیں ؏

(۳) ولی کے معنے آیت پہلی میں اور حدیث خصائص نسائی میں حاکم کے

معنے بالکل نہیں۔ کیونکہ تین حاکم ایک وقت میں کیسے جمع ہوئے۔ اللہ اور رسول

اور علی رضؓ ہر مومن کے حاکم کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مومنین کا دامن تو قیامت تک ہے

علی رضؓ تو تھوڑی مدت کے بعد فوت ہو گئے۔ اب اُنکی حکومت کہاں؟

(۴) حدیث الثقلین میں حضرت علی رضؓ کے خلیفہ بلا فصل ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

کیونکہ اسمیں لفظ عترت وارد ہے۔ جس کے معنی یا تو ذریت کے ہیں۔ تب علی رضؓ آپ کی

ذریت میں نہیں۔ اور یا اس کے معنے اتباع کے ہیں۔ استعارۃً تو اس میں اصحاب

ثلاثہ بھی شامل ہیں۔ اور تعجب ہے کہ حضرات شیعہ اہلبیت کے تمام افراد کو نہیں مانتے

بلکہ بارہ آدمیوں کو خاص کر لیا ہے تبھی تو اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔ اور اہل بیت

میں اگر سب کو مانتے۔ تو اہلبیہ کہلاتے ؟

(۵) دعوائے معصومیت اہلبیت۔ یہ واقعات اور عقل اور قرآن کے خلاف شیعوں کی بناوٹ ہے۔ واقعات میں سوائے بارہ امام کے اور علی کو معصوم حضرات شیعہ کیوں نہیں مانتے۔ عقلی وجہ انکی عصمت پر کوئی نہیں۔ قرآن مجید ان کو معصوم نہیں قرار دیتا۔ بلکہ انکو رجس سے پاک کئے جانے کا محتاج قرار دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ لیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ کہ خدا تمہارے سے گند دُور کرنا چاہتا ہے۔ وجود گند کی دلیل ہے۔ ورنہ تحصیل حاصل ہے۔ جو کہ محال ہے۔ اور اہل بیت کو اس کا دعوٰے بھی نہیں۔ چنانچہ جن کو آپ اس اکمل قرار دیتے ہیں۔ اُن کا قول تو اپنے متعلق ملاحظہ کیجئے۔ " فانی لست فی نفسی بفوق ان اخطئ ولا امن ذلك من فعلی الا یات یکفی الله من نفسی ماھو املك بہ منی فانما انا وانتم عبید۔ فابدلنا بعد الضلالة بالھدی واعطنا البصیرة بعد العمی " نہج البلاغہ مشہدی (ص ۱۷۲) میں اپنے نفس میں ایسا فائق نہیں ہوں۔ کہ غلطی نہ کروں۔ اور میں اپنے فعل میں غلطی کے وقوع سے امن میں نہیں۔ مگر یہ کہ اللہ میری کفایت کرے۔ وہ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ مالک ہے۔ میں اور تم لوگ سب خدا کے ہیں۔ سو خدا نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت بخشی۔ اور ہمیں بصیرت اندھے ہونے کے بعد بخشی ؟

(۶) حدیث۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو پیش کرنا کچھ مفید نہیں کیونکہ اس سے خلیفہ بلافصل ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مولے کے معنے محل محبت ہے۔ جیسا کہ صیغہ ظرف سے ظاہر ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ جو مجھ سے محبت کرے وہ علی سے بھی محبت کرے۔ یا جس سے میں محبت کرتا ہوں علیؓ بھی محبت کرتا ہے۔ اور جس کا میں قریبی ہوں اُس کا علیؓ بھی قریبی ہے۔ بخاری میں اولیٰ بالتصرف نہیں لکھا۔ صرف اولیٰ لکھا ہے جس کے

معنے زیادہ تعلق والی ہے۔ کیونکہ وہاں لفظ مولیٰ ناس کی صفت ہے۔

(۷) باقی سنیوں کی کتابوں کے متعلق آپ عدم اعتماد ظاہر کرتے ہیں۔ اور سنی آپ کی کتابوں کو محض لغو جانتے ہیں۔ اسیواسطے تو قرآن کو حکم قرار دیا گیا ہے جس سے آپ کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کر سکتے ہو

(۸) دوسری آیت جو علیؓ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت کرتی ہے۔ وہ بقول شیعہ سورہ الم نشرح ہے۔ کیونکہ اس میں لفظ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ آیا ہے۔ جس کے معنے یہ کہتے ہیں کہ اے رسول جب تو فارغ ہو تو خلیفہ کھڑا کر جو

جواب: مشہور مقبول قرآن میں صاد کی زیر کے ساتھ ہے۔ جس کے لغت میں معنے تکلیف اٹھانا اور تھکنے کے ہیں۔ شیعوں کا خیال صاد کی زیر سے ہے۔ اور وہ سنیوں کے نزدیک صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں علیؓ کی خلافت یہاں سے کیسے نکلی جس کو رسول اللہ نے اپنی زندگی میں لوگوں کا امام کھڑا کیا۔ وہی خلیفہ برحق ہے۔ کیونکہ اسی کا دعویٰ اسی کے ساتھ واقعات کی تائید علیؓ کو کسی نے کھڑا کیا۔ نہ انہوں نے خود دعوے کیا۔ اور نہ واقعات ان کی تائید کرتے ہیں جو

(۹) اور آیت وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ الآیۃ کے مصداق اصحاب ثلاثہ اور ان کے اتباع ہی ہیں جو

واقعات تاریخ سے جو شخص انصاف ہو اس پر یہ امر منکشف ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت کو تشبیہ دینا سوائے سیاہ دل کے اور کسی کا کام نہیں جو

(۱۰) خم غدیر میں ایک لاکھ بیس ہزار کے سامنے علیؓ کو خلیفہ بلافصل قرار دیا گیا ہے یہ شیعوں کا افترا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں۔ کیا ایک لاکھ بیس ہزار سامنے کے سامنے

دو تین ماہ میں اس مسئلہ کو بھول گئے۔ اور نہ کوئی بھی اسکو آنحضرت کی وفات پر ظاہر نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ علی رضؓ بھی دعوے دار نہیں ہوتے۔ دریردہ حضرات شیعہ نہ خدا کا خوف رکھتے ہیں۔ نہ قیامت سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ علیؓ کے متعلق وہ باتیں بیان کرتے ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ تاکہ انکو بدنام کریں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ جب خدا اور رسول کا مقصد یہی تھا۔ کہ علیؓ اور اس کی اولاد خلیفہ ہو۔ تو اتنی آیت وہ نازل نہیں کرسکتا تھا۔ کہ علیؓ خلیفہ بعد نبی ہے۔ اور آنحضرت بیماری کے ایام میں علیؓ کو امام نہیں بنا سکتے تھے؟ وصیت بھی بقول شیعوں کے یاد آئی۔ تو آخری وقت میں یاد آئی جسکو پھر بھی نہ سکے۔ اگر علیؓ قلم دوات نہ لائے تھے۔ تو حضرت زبانی ہی فرمادیتے۔ کہ یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔

(۱۱) کہتے ہیں کہ ظاہری ملک کا ملنا خلافت ثابت نہیں کرتا۔ ورنہ جارج پنجم وغیرہ بھی خلیفہ ہو جائیں گے۔

کیا جارج پنجم بھی محمد رسول اللہ کا دین قائم کرتے ہیں۔ اور وہ بھی مہاجر ہیں کہ جن سے خدا تعالی کا وعدہ ہے۔ کہ ہم انکو اچھی جگہ دیں گے۔ وہ رسول اللہ کے دین میں داخل ہیں۔ بیشک ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ برحق ہیں۔ اسلئے اپنے وعدہ کے مطابق ان کی عزت کی اور مدد کی۔ اگر خدا کی تائید و نصرت سے اور آنحضرتؐ کا دین پھیلانے سے کوئی خلیفہ نہیں ہوتا تو پھر حضرات شیعہ کو یہ بتانا چاہئے کہ کوئی خلیفہ کس بات سے بنتا ہے۔ کیا حضرات شیعہ کے نزدیک خلیفہ ہونے کے لئے یہی نشان ہے کہ خلیفہ مارے بزدلی کے تقیہ کی چادر میں لپٹا ہے۔ اور غیر شرعی حاکموں کے دروازے پر اپنے ٹکڑے کی خاطر چھپتے چھپاتا پھرے۔ اور بقول ابو عبداللہ بروایت اصول کافی طاغوت کی طرف اپنے فیصلے لیجائے اور مجبور کرکے اسے کوئی خلیفہ بنائے۔ تو ملک کو سنبھال نہ سکے جس حریف کا وہ مقابلہ

کرتے ناکام مرے۔ خلیفہ کا بیٹا ساری خلافت اپنے حریف کے سپرد کردے۔ آخر کونسی بات ہے جس سے خلیفہ شناخت کیا جائے۔ صرف اتنی کسر رہ گئی کہ کمال تقیہ نہیں ہوا۔ کہ ہمیشہ کیلئے غار میں جا چھپے

(۱۳۲) سوال کرتے ہیں کہ عمرؓ کی لڑکی حضرت کی بی بی تھیں پس فاطمہؓ کی ماں ہوئیں۔ اور عمرؓ فاطمہؓ کے نانا ہوئے تو فاطمہؓ کی لڑکی نواسی کی لڑکی سے شادی کریں گے۔

جواب۔ حضرت شیعہ معلوم نہیں کہ علیؓ کی شان میں کیا کہینگے۔ کہ رسول اللہ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں پس علیؓ فاطمہؓ کے بھائی ہوئے پس فاطمہؓ سے کیسے علیؓ نے نکاح کیا۔ بہن بھائی کی کیسے شادی ہوئی۔ اور شیعہ صاحبان اپنی کتاب ناسخ التواریخ کو بھی بھول گئے۔ جو ام کلثوم کے بطن سے ایک بیٹا لڑکا بتاتے ہیں۔ اور اسی طرح فروغ کافی میں ام کلثوم سے حضرت عمرؓ کا نکاح ہونا ثابت ہے۔

(۱۳۳) شیعہ صاحبان کا یہ کہنا کہ اہلسنت کے منتخب مناظر نے شیعوں کے مقابل میں آنا خارجیوں کا کام بتایا ہے۔ پس اہل سنت کیا ہوئے۔

جواب۔ یہ شیعان کا بے لذت جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ مناظر منتخب نے یہ کہا تھا کہ اصل مقابلہ شیعوں کا خارجیوں سے ہے۔ کیونکہ وہ علیؓ اور اہلبیتؓ کے دشمن ہیں۔ نہ اہل سنت باقی ہمارا مقابلہ شیعوں سے ایسا ہے جیسے ہم مسلمان حضرت عیسےؑ کی نبوت کو مانتے ہوئے نصاریٰ کے غلو کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہم بھی علیؓ اصلی کا ایمان اور خلافت مانتے ہیں۔ اور موہوم علی مخترع شیعہ جو غلو سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔

(۱۳۴) اور علیؓ اپنے وقت میں بھی ایسا غیر تمند نہ ثابت ہوا کہ آنحضرت کو دو منافقوں کی مجاورت سے بچا لیتا ابوبکرؓ و عمرؓ ایسے ساتھی ہوئے۔ کہ نہ زندگی میں انہوں نے چھوڑا اور نہ بعد الموت لیکن حضرت علیؓ نے اس شہر میں بھی رہنا پسند نہ کیا۔ اور اپنی زندگی میں ہی وہاں سے ہجرت کر گئے تو

مناظر: حافظ روشن علی صاحب | معاونین۔ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل

ابو العطاء جلال الدین شمس مولوی فاضل | مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل

مولوی عبدالرحمن بھراجی　　　　جلال الدین شمس مولوی فاضل

ایک بجکے چالیس منٹ پر ختم ہوا

سید ذوالفقار علی بقلم خود۔

دستخط انگریزی ملک راج نندا۔

۲ گھنٹہ ۱۰ منٹ رات کو پرچہ شروع ہوا۔ محمد عبدالرحمن بھراجی بقلم خود

پرچہ جواب الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) آپ نے ایمان علیؓ کی دلیل پوچھی ہے۔ آپ پہلے یہ فرمائیے۔ کہ کیا علیؓ ایماندار نہ تھے؟

تاکہ ہم ان کا ایماندار ہونا ثابت کریں۔

(۲) آئیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ الخ میں سنیوں نے شیعہ کی اگر تردید کی ہے۔ تو اس سے شیعہ کا کیا بگڑا حضرت! سنیوں کی جرأت ہی نہیں کہ شیعوں کی کسی بات کی بھی تردید کرسکیں ورنہ دکھلائیے کہ شیعہ جو حضرات ثلاثہ کو کہتے ہیں۔ کہ وہ ایماندار نہ تھے۔ اور پچاسوں دلائل اس پر دئے۔ آپ نے کیوں تردید نہیں کی ہو

(۳) آیہ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ تفسیر درمنثور میں ملاحظہ فرمائیے۔ کہ نزلت ھذہ الآیۃ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ علیٰ رسول اللہ یوم غدیر خم فی علی ابن ابی طالب عن ابن مسعود قال کُنَّا نقرأ علی عہد رسول اللہ یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اِنَّ علیاً مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ اب فرمائیے کہ کہیں حضرات

ثلاثہ کے بارے میں بھی ایسا حکم نازل ہوا ہے۔ ایسا حکم کیا! کوئی حکم بھی انکی خلافت کیلئے نازل نہیں ہوا۔ پھر علیؑ خلیفہ بلافصل کیوں نہ ٹھیریں؟

(۴) حدیث الحوض میں صحابہ کا بدعتی اور مرتد ہونا ملاحظہ فرمائیے (دیکھئے صحیح بخاری) اور پھر حضرت ابوبکر کا بدعتی ہونا موطا امام مالک میں دیکھ لیجئے۔ چنانچہ ہم کل بھی دکھلا چکے ہیں اب ذرا شیعہ کی تردید کیجئے۔ اور دکھلائیے کہ حضرت ابوبکر بدعتی اور ارتدادی صفت سے کیونکر بچ سکتے ہیں؟

(۵) تاریخ الخلفاء میں اولیاتِ حضرت عمرؓ میں دیکھئے کہ اول من حرم المتعۃ۔ اور فرمائیے کہ حضرت عمرؓ کو متعہ کے حرام کرنے کا اختیار کہاں سے حاصل ہو گیا تھا۔ حالانکہ متعہ کا حکم رسول اللہؐ نے دیا تھا۔ اور صحابہ برابر متعہ کرتے رہے۔ اور کہیں رسول اللہؐ نے اس سے منع نہیں کیا۔ اور کیونکر منع کر سکتے تھے۔ جبکہ خدا کیطرف سے نص صریح حلتِ متعہ پر موجود ہے۔ اور وہ آیت کبھی اور کسیوقت میں منسوخ نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ علیؑ فرماتے ہیں۔ کہ اگر حضرت عمرؓ متعہ کو حرام نہ قرار دیتے تو کوئی زنا نہ کرتا سوائے شقی کے۔ اب فرمائیے کہ جس چیز کو خدا اور رخدا کا رسولؐ اور صحابہ کرام حلال و جائز رکھیں۔ اس کو حرام قرار دینے والا کون ہوا؟ ایماندار یا غیر ایماندار۔ اور جو کچھ ہم نے متعہ کے بارے میں یہاں توجہ دلائی ہے۔ وہ اہل سنت والجماعت کی تفسیر غرائب القرآن اور تفسیر درمنثور سے ملاحظ فرمالیجئے۔ اور آیہ متعہ کی قرأت میں بھی ان ہر دو تفسیروں میں صاف لکھا ہے۔ الی اجل مسمی

(۶) روضۃ الصفا میں حضرت ابوبکرؓ کا علی علیہ السلام کیطرف درباب بیعت مکتوب لکھنا۔ اور جناب علیؑ کی اس کے جواب میں ناراضگی اور پھر دوسرے مقام پر یہ بھی کہ فرمایا جناب علیؑ نے دست از دامن حق خویش باز ندارم "غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ اور دیکھئے کہ جناب امیر نے اپنے استحقاق بیعت و خلافت کے واسطے کہاں تک اتمام حجت

کیا ہے۔

(۷) معارج النبوت رکن چہارم میں ہے کہ حضرت نے بعد از پیغمبر خدا مسلمان کہلانے والوں کی جماعت کو پوچھا کہ وصی پیغمبر شما کیست۔ ابو بکر رضی اللہ عنہما اشارہ کرد۔ و بعلی آوردہ۔ دیکھئے حضرت ابوبکرؓ خود جناب علیؓ کو وصی رسول مان بیٹھے ہیں

(۸) حق تو یہ ہے کہ جس وقت رسول اللہ نے قریش کو دعوتِ نبوت دی اُسی وقت اعلان کر دیا۔ کہ علیؓ میرا بھائی ہے۔ میرا وصی ہے۔ میرا خلیفہ ہے۔ درمیان تمہارے اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ ملاحظہ ہو ترجمہ تاریخ ابوالفدا جلد اول۔ تاریخ طبری جلد ۲ تاریخ کامل جلد ۲۔ تفسیر معالم التنزیل جلد ۳۔ معارج النبوۃ رکن ۳۔ اور کنز العمال جلد ۶ میں:

(۹) جناب علیؓ اگر کسی خوف کیوجہ سے یا خوش آمد کے طور پر ایمان لائے ہوتے تو رسولؐ اللہ ان کو یوں نہ فرماتے۔ کہ علیؓ میرے بھائی ہیں۔ وصی ہیں۔ خلیفہ ہیں تمہارے درمیان۔ ان کی سنو۔ اور ان کی فرمانبرداری کرو:

(۱۰) جس کی اطاعت کرنے کا خدا و رسولؐ کی طرف سے حکم ہو۔ وہی تو اولی الامر ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ پس نتیجہ صاف یہ نکلا کہ جو کوئی علیؓ کی نہ سنے گا۔ اور اُن کی اطاعت نہ کرے گا۔ اس کا خدا و روزِ آخرت پر ایمان نہیں اور جو اپنی اطاعت کا اُس سے خواہاں ہو۔ اس کے ایمان کا ٹھکانا کہاں ہو سکتا ہے۔

(۱۱) ذرا یہ بھی فرما دیجئے کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ جو صحیح السند ہو یا اہل سنت والجماعت کے چار اماموں سے کسی کا قول خود اسی امام کی کتاب میں سے دکھا یا جاوے تو سنیوں کے نزدیک حجت مانا جاوے۔ اور ان تین چیزوں کے سوا اور کچھ حجت نہ مانا

جاوے۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ اور پھر کیوں آپ شیعہ کے مقابل میں اہلسنت والجماعت کی کتابیں پیش کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشریہ کے مقابل میں آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ کہ جس سے حضرات ثلاثہ کی خلافت یا ایمان ثابت ہو سکے۔

(۱۲) مشکوٰۃ ربع چہارم میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں۔ ان تومروا علیا ولا اریکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم معلوم ہوا کہ علیؑ ہادی صراط مستقیم ہیں۔ اور آپ لوگ سورۃ فاتحہ میں پڑھتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم نہیں معلوم کہ حضرات ثلاثہ بھی یہ پڑھتے تھے یا نہ۔ اور بموجب اس کے علیؑ کو ہادی جانتے تھے یا نہیں۔

سید غلام علی شاہ مناظر

معاونین

مولوی سید اکبر علی شاہ صاحب

حکیم جمشید علی صاحب

حافظ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب

مولوی سید عنایت علی شاہ صاحب۔

پرچہ ۳ گھنٹہ ۱۰ منٹ رات کو ختم ہوا۔ بقلم محمد عبدالرحمٰن قادری بھراچی۔

۳ گھنٹہ ۴ منٹ شروع ہوا۔ سید ذوالفقار علی بقلم خود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جواب جواب الجواب

(۱) ہم پہلے پرچہ میں یہ لکھ چکے ہیں کہ ہم اس علی موہوم مصنوع شیعان کے ایمان کی دلیل پوچھتے ہیں۔ نہ اصلی علیؓ کے ایمان کی۔

(۲) ہمنے شیعوں کے پیش کردہ تمام دلائل کا رد کیا ہے۔ کیونکہ در اصل دلائل نہیں بلکہ توہمات اور مفتریات ہیں۔ پہلے بھی کئی دلائل سے اصحاب ثلاثہ کا ایمان شیعہ کی معتبر کتب سے ثابت کر آئے ہیں۔ جس کا شیعوں نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا نمونہ کے طور پر چند اور لیجئے۔

لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ کہ حضرت عمرؓ کے بعد مسلمانوں کے لئے کوئی مرجع نہیں۔ یہ علی نے حضرت عمر کو کہا۔ دیکھو نہج البلاغہ ورقہ ۲۵۔ اسی طرح فرمایا فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلھم اے عمر تو قطب بن اور عربوں کے ساتھ چکی چلا۔ اور ان کے ساتھ لڑائی کی آگ کو سلگا۔ علی اگر ان کو خلیفہ برحق نہ جانتے تو ایسا مشورہ کیوں دیتے (نہج البلاغہ ورقہ ۴۱)

اور عثمانؓ کے بارہ میں حضرت علیؓ نے فرمایا۔

لاسلمت الیہ ماسلمت الیہ امور المسلمین۔ کہ میں بھی اس کے لئے سر تسلیم خم کرونگا جس کے لئے مسلمانوں کے امور سپرد کئے گئے (نہج البلاغہ ورقہ ۲۰)

اور اپنی بیعت کے وقت لوگوں سے حضرت علیؓ نے یہ کہا:۔

ما کانت لی فی الولایۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیھا وحملتمونی علیھا (نہج البلاغہ ورقہ ۸۲)

مجھے نہ خلافت کی رغبت اور نہ دلی ہونے کی حاجت تھی اے لوگو تمہیں نے مجھے اس کی طرف بلایا۔ اور اس پر برانگیختہ کیا۔ تعجب ہے کہ شیعان کا دعوے کہ وہ منصوص خلیفہ ہیں۔ خود ان کا خیال یہ کہ خدا کی مقرر کردہ خدمت کیلئے رغبت نہیں رکھتے لوگوں کے مجبور کرنے سے اس کو سنبھالتے ہیں۔ علی کی کوئی اپنی ذاتی رائے بھی تھی یا نہیں۔ بقول شیعان کے اصحاب ثلاثہ کی بیعت پر بھی وہ مجبور کئے گئے۔ اور اپنی خلافت کے متعلق بھی وہ لوگوں کا مجبور کرنا ہی بتاتے ہیں۔ جیساکہ فرماتے ہیں:۔

تقولون البیعۃ البیعۃ فقبضت یدی فبسطتموھا ونازعتکم یدی فجاذبتموھا (نہج البلاغہ ورقہ ۴۵) اے لوگو تم نے بیعت بیعت کہا پھر تو تم سے اپنے ہاتھ کو بیعت سے بچانے کیلئے کھینچا۔ پر تم نے زبردستی مجھ سے میرا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھوایا۔ اور ورقہ ۹۱ پر بھی ملاحظہ کیجئے:۔

(۳) آیت یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ الآیۃ سے علیؓ کی خلافت کا نام ونشان نہیں نکلتا۔ شرائط میں تو یہ ہے کہ اصل دلیل قرآن سے ہو۔ مگر آپ کے پاس لوگوں کے اقوال ہیں۔ خدا کے کلام سے کوئی دلیل نہیں۔ اس میں علیؓ کا کہاں نام ہے۔ اور خلافت کا کہاں تذکرہ ہے۔ ما انزل سے مراد اگر خلافت علیؓ ہوتی۔ تو وہ قرآن کریم میں ضرور پڑھی جاتی۔ کیونکہ لفظ انزل وحی پر دلالت کرتا ہے۔ اور قرآن میں شروع سے آخر تک علیؓ کا کہیں نام نہیں۔ اس کی خلافت کا کیا ذکر۔ اپنی تفسیروں میں ہی اسکو دیکھ لیا ہوتا۔ کہ شیعہ نے اسکو صرف علیؓ کے لئے ہی نہیں لکھا۔ بلکہ اور معنے بھی اس کے کئے ہیں۔ تو

دلیل قطعی نہ ہوتی۔ وقال ابن عباس معناہ ان کتمت ایۃ مما انزل الیک فما بلغت رسالتہ ای لم تکن ممتثلا بجمیع الامر۔ کہ اگر تو قرآن میں سے کوئی آیت بھی چھپائے۔ تو تو امر الٰہی کی پورے طور پر اطاعت نہ کرتا۔ (مجمع البیان)

کہاں گئی خلافت علیؓ ؟

(۴) حدیث الحوض سے چند صحابہ کے مرتد ہونے کا جو اشارہ آپ نے لکھا ہے اس سے علیؓ اور اس کے ہمنواؤں پر خوب حملہ کیا ہے۔ کیونکہ بقول شیعاں وہ خلیفہ بلا فصل تھے خدا کی طرف سے مامور تھے۔ اور انہوں نے اپنے دعوے کا اظہار نہ کیا۔ اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی پس ان کا ارتداد بقول شیعاں ثابت ہوا۔ کیا علیؓ سے یہ نہ ہو سکتا تھا کہ ان لوگوں کے مقابلہ میں ذوالفقار کا جوہر دکھاتے۔ جو معاویہ کے مقابلہ میں انکو سوجھا تھا۔ اور اگر عاجز تھے مقابلہ کرنے سے تو انہوں نے ہجرت کیوں نہ کی۔ قرآن شریف میں ہے کہ ایسے لوگوں کی جب فرشتے جان نکالیں گے۔ جو کسی ملک میں دوسروں کے ماتحت اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ملائکہ ان سے کہینگے۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۔ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی۔ تم ہجرت کر جاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ علیؓ کو اطاعت اصحاب ثلاثہ کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ وہ برحق نہ تھے۔ اور امر الٰہی اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ الآیتہ کی خلاف ورزی کرنے والے ٹھیرے۔ اور ان احادیث سے حضرت ابوبکر اور باقی صحابہ کا ارتداد ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور نہ بدعتی ہونا ٭

(۵) متعہ کا ثبوت آپ نے قرآن شریف کی آیت سے اس کو نقل کرتے ہوئے کچھ نہیں دیا۔ اور نہ اس پر کوئی صحیح السند حدیث پیش کی ہے۔ سنیوں کے نزدیک متعہ کی حرمت قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے ٭

(۶) حضرت علیؓ نے جب بیعت ابوبکرؓ کی کرلی۔ حالانکہ اس کے مقابل انہیں جہاد کرنا چاہیئے تھا۔ تو ان کا دعوئے خلافت خود باطل ہوا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اصحاب ثلاثہ شجاعان اسلام تھے۔ جن کے مقابل میں علیؓ ہیچمدان تھے۔ ان حضرات کی وفات کے بعد مسلمانوں سے لڑائی کی سوجھی۔

(۷) باقی جسقدر حوالجات بلا نقل اصل عبارت کے اور بغیر ان کی صحت ثابت کرنے کے اور بلاسند آپ نے پیش کئے ہیں۔ وہ قابل التفات نہیں اور یہ امر ہم کھول کر بتا آئے ہیں۔ کہ اہل سنت پر ہر کس و ناکس کا قول حجت نہیں۔ اور قریش سے اظہار نبوت کے ساتھ علیؓ کا وصی ہونا ظاہر کیا جاتا۔ تو سب لوگ سے جانتے اور مانتے وہ صحابہ جو زمانہ نبوی میں عشلی اور اس سے چھوٹی عمر کے بھی لڑکوں کے ماتحت جنگوں میں گئے۔ تو انکو علیؓ کا ماننا کونسا مشکل تھا۔ اصل میں یہ سب شیعوں کے مفتریات ہیں۔ اللہ اور رسول اور علیؓ ان باتوں سے بیزار ہیں۔

(۸) شیعان کے مقابلہ میں ہمنے حسب شرائط قرآن شریف سے دلائل پیش کئے اور شیعوں پر اتمام حجت کیلئے ان کی کتابوں سے بھی حوالجات پیش کئے۔ جن سے ایمان اصحاب ثلاثہ کا اظہر من الشمس ہوا۔ اور بلافصل علی کی خلافت باطل ہوئی۔ اور ہم ہر ایک حدیث جو مطابق قرآن ہو اُسے تسلیم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ اس کی سند بھی صحیح ثابت کیجائے۔ اور اسیطرح اقوال ائمہ بھی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے متعلق لیس بضرار والی حدیث پیش کی ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے (دیکھو حاشیہ کتاب ابن ماجہ)

(۹) ہم اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا پڑھتے ہیں۔ اور اصحاب ثلاثہ بھی پڑھتے تھے۔ اور آنحضرتؐ بھی پڑھتے تھے۔ مگر آپ لوگوں کو اس پر ایمان نہیں کیونکہ آنحضرت اھدنا میں تمام اپنے معتقدوں کو شامل کرتے تھے۔ تم انکو گمراہ جانتے ہو۔ اور

سورۂ فاتحہ کے شروع کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر بھی آپ لوگوں کا ایمان نہیں۔

(۱۰) ہمارے پہلے دلائل کا تو کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم اصحاب ثلاثہ کا ایمان اور خلیفہ برحق ثابت کرنے کے بعد اور آپ کے مزعوم علیؓ کے دعوے کو باطل ثابت کرنیکے ایک اور دلیل پیش کرتے ہیں ؎

منافقوں کے بارے میں ہے۔ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَآ اِلَّا قَلِیْلًا ۛ مَّلْعُوْنِیْنَ الآیۃ۔ کہ منافق مدینہ میں تیرے پڑوس میں نہیں رہینگے۔ مگر تھوڑا وقت ملعون ہو جائینگے اصحاب ثلاثہ آخر دم تک مدینہ میں رہے۔ اور دو نے تو حضرت کی قبر کی مجاورت پائی۔ لیکن علیؓ مدینہ سے نکل بھاگا۔ پھر مدینہ میں واپس آنے کی طاقت نہ پائی۔ خدا کی لعنت انسان کو ایسا ذلیل کر دیتی ہے۔ کہ اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا جیسے فرمایا۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا۔ کہ جسکو خدا لعنت کرے۔ اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ حضرات شیعہ آپ لوگ اپنے ائمہ کی کیسی توہین کرتے ہیں۔ اور کچھ غیرت ایمانی تمہارے اندر نہیں۔ کہ انکی توہین نہ کرو۔ ہر سال اپنے رونے پیٹنے کو دیکھو جو تمہارے ائمہ نے نہیں کیا۔ اور قرآن کی تلقین صبر کے خلاف ہے۔ اپنے باطل عقیدوں سے توبہ کرو۔ اور حضرت کے چاروں یار کا ساتھ دو۔ اور یاد رکھو کہ ؎

ان الصحابۃ کلھم کن صفاء

قد نور اوجہ الورای بضیاء

خدا کے قول اور فعل سے صحابہ کا ایمان اور ان کا برحق ہونا ثابت کر دیا گیا ہے۔ خدا کے قول اور فعل کی مخالفت نہ کرو۔ سینکڑوں سالوں کے رونے نے تمہیں کیا نفع دیا۔ ورنہ آیت استخلاف میں وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے وعید کو یاد رکھو ؎

آخری زمانہ کے امام نے بھی اہل سنت والجماعت کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور تمام شیعوں کو خدا کے حضور دعا کرنے کے لئے بطور مباہلہ طلب کیا۔ دیکھو سر الخلافہ مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہیں۔ جس سے شیعوں پر اہل سنت والجماعت کی طرف سے۔ دوبارہ اتمام حجت ہوئی ہو

مناظر
حافظ روشن علی صاحب

بقلم جلال الدین شمس مولوی فاضل

معاونین

مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل
مولوی نادر حسین صاحب مولوی فاضل
مولوی عبد الرحمن صاحب بھراجی
مولوی جلال الدین شمس مولوی فاضل

بہم ــــ بہگ پر ختم ہوا۔ ذوالفقار علی خان بقلم خود۔

پرچہ ۵ ۔ ۵ بجے رات کو شروع ہوا ۔ بقلم محمد عبد الرحمٰن قادری بھراجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخری پرچہ جواب الجواب نمبر ۲

(۱) یہاں اسی اصلی علی کا ذکر ہے کہ جسکو سنی خلیفہ چہارم اور خدا و رسول اور تمام مومنین خلیفہ بلافصل رسول کا جانتے ہیں ۔ انہی کے ایمان پر سنیوں نے یہ محبت ثلاثہ حملہ لیا ہے ۔ ورنہ شیعہ کا کوئی مصنوعی علی نہیں ہے ۔ واہ رے سنیوں کی مسلمانی معلوم نہیں کہ سنیوں اور خارجیوں میں کیا فرق ہے ۔

(۲) چونکہ علی حجۃ اللہ ہے ۔ اور حجۃ اللہ کا فرض ہے کہ جہاں تک موقع پائے گا خلق خدا پر اتمام حجت کرے گا ۔ اور یہی انکی صداقت کی دلیل ہے ۔ اسی واسطے کئی موقعوں پر علی نے حضرات ثلاثہ کو مشورے دیئے ۔ مگر وہ اصلاح پر نہ آئے ؛

(۳) نہج البلاغہ سے جتنے حوالے آپنے دیے ہیں ۔ وہ بتلا رہے ہیں کہ مثال کا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکٰرٰی آپ کے مصداق حال ہے ؛

(۴) شیعہ اثنا عشریہ نے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ سب سے علی کے خلیفہ بلافصل ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا ۔ نہ کہ آپ کی طرح سے کسی ایک آیت یا حدیث یا قول صحابہ سے ایمان ثلاثہ تک بھی ثابت نہ کر سکے ؛

(۵) اللہ اللہ علی مثل و مساوی النفس رسول اور سنی انکو معاذ اللہ بدعتیوں اور مرتدوں میں شمار کریں ۔ حضور علی قرآن اور حق سے کسی وقت جدا نہیں ہو سکتا ؛ القرآن مع علی و علی مع القرآن ۔ الحق مع علی و علی مع الحق ملاحظہ ہو مشکوٰۃ پس ممکن نہیں کہ ان میں شائبہ بھی بدعت وارتداد کا ہو سکے ۔ بدعتی اور مرتد وہی ہیں جنکو

رسول اللہ مدعی اور مرتد قرار دیں۔ اور جو اپنی زبان سے قسم خدا یاد کرکے اپنے آپ کو منافق کہے۔

(۶) حافظ روشن علی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ شیعوں کی کتابیں قابل اعتبار نہیں مگر یہ نہ سوچا کہ شیعوں کی کتابیں تو لبفضل خدا سب معتبر ہیں۔ یہ سنیوں ہی کی کتابوں کی شان ہے۔ کہ جن میں وہ وہ باتیں درج ہیں۔ کہ جن کو غیر اسلام کے سامنے پیش کرنے سے مسلمان منہہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ دیکھئے مشت نمونہ از خروارے۔

(ا) رسول اللہ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا صحیح بخاری میں لکھا ہے

(ب) رسول اللہ کا حضرت عائشہ سے اور مرد و عورت والا ..... بحالت ..... صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(ج) خدا کا دوزخی ہونا کہ اسکی ٹانگ جہنم میں پڑیگی۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(د) رسول اللہ کا ام المومنین عائشہ کے ساتھ دوڑنا پھاندنا مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔

(ح) حضرت موسیٰ کا ننگا نہانا اور ان کے ستر کا برہنہ ہونا صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

(و) قرآن کا پیشاب اور خون کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے

(۷) حضرت عمر اپنی بیٹی حضرت حفصہ سے اپنی مشکل آسان کراتے ہیں کہ عورت مرد کی کتنک خواہشمند ہوتی ہے۔ انہوں نے شرم کے مارے سر جھکا لیا۔ اور انگلیوں سے اشارہ کرکے بتلایا تین چار مہینے۔ کیا حضرت عمر کو حدیث پیغمبر یاد نہ تھی۔ الحیاءُ من الایمان۔ تاریخ الخلفاء ص ۹۷ معلوم ہوا کہ جس میں حیا نہیں اسمیں ایمان نہیں۔

(۸) شیعوں کو تو ملزم بنایا جاتا ہے۔ کہ یہ حضرات ثلثہ کو برا جانتے ہیں۔ اور جناب ام المومنین اہل سنت جس کے صدیقہ ہونے کے معتقد ہیں۔ حضرت عثمان کے حق میں کیا فرماتی ہیں۔ اقتلوا نعثلاً فقد فجر۔ کتاب الامامت والسیاست ص ۵۹ اور تاریخ اعثم

کو فی ۵۸ءمیں یوں لکھا ہے۔ کہ عائشہؓ نے عثمانؓ کے قتل ہونے پر خدا کا شکر کیا۔
اور لعن اور نفرین بھیجی۔ اب بتلایئے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں یا عثمان خلیفہ برحق

(۹) اگر حضرات شیخین ایماندار سمجھے جائیں تو بقول آپ کے وہ بھی اپنی دختران کے بحیثیت امہات المومنین ہونے کے بیٹے ٹھیریں گے۔ اور حضرت عثمان نے بھی آپ کے اعتقاد کے مطابق اپنی بہنوں سے نکاح کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۰) سنیوں کے مناظر حافظ روشن علی صاحب بار بار شیعوں کے چڑانے کیلئے فرماتے ہیں۔ کہ قرآن تو امام غائب کے پاس ہے۔ اے جناب ہم چڑیں گے نہیں۔ بیشک قرآن امام غائب سے جدا نہیں۔ اور وہ قرآن سے جدا نہیں۔ ملاحظہ ہو حدیث ثقلین۔ اور آپ جو دوسرا مفہوم لینا چاہتے ہیں۔ آپ کا وہ مطلب پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ زد آپ کے اوپر ہی پڑے گی۔ کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کو جلا دیا دیکھئے مشکوٰۃ بیس ۸

(۱۱) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ مگر برخلاف اس کے حضرت عمرؓ اور اس کے ساتھ والے رسول اللہؐ کی مخالفت پر۔ اس قدر شور مچاتے ہیں۔ کہ صاحب خلق عظیم کو کہنا پڑا کہ قوموا عنی اس سے آپ کی اس دلیل کی بھی تردید ہوئی۔ کہ جس سے آپ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اصحاب ثلاثہ زندگی اور وفات رسولؐ میں ان کے ساتھ رہے حضرتؐ نے تو اپنی حیات میں ہی حضرت عمرؓ وغیرہ کو ڈانٹ کر اٹھا دیا۔

(۱۲) حافظ صاحب نے کہا ہے کہ دین میں ان کی وجہ سے رونق ہوئی۔ وہ دیکھیں حدیث بخاری و مشکوٰۃ وغیرہ۔ ان اللہ لیؤید ھٰذا الدین با لرجل الفاجر۔

(۱۳) مذہب حقہ شیعہ اثنا عشریہ نے روز روشن کیطرح آیات قرآنی واحادیث نبوی سے جو کتب اہل سنت والجماعت سے پیش کیگئی ہیں۔ یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ علیؑ جس کو اہل سنت والجماعت نے چوتھی جگہ خلیفہ برحق مانا ہوا ہے وہ جناب ختم مآب کے خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اب کسی صاحب انصاف کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جناب امیر خلیفہ بلا فصل نہیں ہیں۔ اور علاوہ ازیں اصحاب ثلاثہ کو منافق اہل سنت کی کتب معتبرہ سے کماحقہ ثابت کر دیا گیا ہے۔ اب بھی کوئی ضد یا ہٹ دہرمی کرکے مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے سچے ہونے میں شک وشبہ کرے۔ تو خدا اس سے سمجھے۔ وما علینا الا البلاغ ؂

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسّلام علی محمد واٰلہ الطاہرین ؂

سید غلام علی شاہ مناظر

26 $\frac{2}{23}$

اسمائے گرامی معاونین صاحبان

- جناب سید اکبر علی شاہ صاحب
- جناب سید ذوالفقار علی شاہ صاحب
- جناب حکیم جمشید علی خاں صاحب
- جناب سید عنایت علی شاہ صاحب

نوٹ ۱۵—۶—بج کر پرچہ ختم ہوا۔ بقلم خود عبد الرحمٰن قادری بھراچی۔ گھنٹہ

منظور عام پریس لاہور سٹریٹ پیسہ اخبار باہتمام ایم محمد حسین پرنٹر چھپا۔